

پرہیزگار کسے کہتے ہیں۔

اس کتاب کے تین باب ہیں۔

(باب اول)

پرہیزگار کسے کہتے ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ ہمیں کیا جواب دیتے ہیں۔

(باب دوم)

ہم پرہیزگار کیسے بن سکتے ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ ہمیں کیا جواب دیتے ہیں۔

(باب سوم)

قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کرنے والوں کے نام اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا پیغام یعنی اپنی اصلاح نہ کرنے والے یعنی گمراہ یعنی رہنے والوں کے نام اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے خطاب۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ ہمیں کیا جواب دیتے ہیں۔

(باب اول)

پرہیزگار کسے کہتے ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ ہمیں کیا جواب دیتے ہیں۔

پیش لفظ زرا سی وضاحت

﴿ سورہ نحل آیت 128 پارہ 14

بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو پرہیزگار ہیں۔ اور احسان کرنے والے ہیں۔
خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں سوال ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو پرہیزگار ہیں۔ اور احسان کرنے والے ہیں۔

اب ہم پرہیزگار اور احسان کرنے والوں کو قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔ کہ یہ کون لوگ ہیں۔ کیا کرتے ہیں۔ جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہیں۔
خواتین و حضرات

صرف تین مثالوں سے پرہیزگار لوگ دکھا رہی ہوں۔ تاکہ آپ پر واضح ہو جائے۔ کہ ایک احسان کرنے والا اور پرہیزگار انسان کیسا ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہم پرہیزگار انسان کو قرآن پاک سے ڈھونڈیں گے۔ جو ہمارا آج کا موضوع ہے۔ اس پر سارا دھیان دیں گے۔ تاکہ پرہیزگار انسان بھی واضح ہو کر ہمارے سامنے آجائے۔ جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ البتہ احسان کی مکمل تفصیل کے لیے میری کتاب دیکھیں۔ احسان کرنے والے لوگ کون سے ہیں۔

مثال

﴿ سورہ البقرہ آیت 2 پارہ 1

یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔
خواتین و حضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ قرآن پاک میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔ یعنی اب جو صرف قرآن پاک سے ہدایت حاصل کریگا۔ وہی پرہیزگار ہوگا۔

فرقہ پرست مختلف راویوں کے نام لے کر لوگوں کو ڈراتے رہتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی سچائی کی تصدیق کرنے والوں کے اللہ تعالیٰ گناہ دور کر دیں گے۔ یعنی مٹا دیں گے۔ اور فرقہ پرستوں نے جو ظلم تفسیر کی آڑ میں اللہ تعالیٰ کو جھٹلایا ہے۔ ایسے لوگ ظالم ہیں اور کافر ہیں۔

مثال

﴿ سورہ زمر آیات 32 تا 36 پارہ 24

پھر اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔ اور جب سچ اس کے سامنے آیا۔ تو اسے جھٹلا دیا۔ تو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔ اور جو سچ لے کر آیا۔ اور جنہوں نے اس کو سچ مانا یعنی اس کی تصدیق کی۔ وہی لوگ پرہیزگار ہیں۔ ان کے لئے ان رب کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔ احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے برے کام جو انہوں نے کئے ان سے دور کر دے۔ اور ان کے بہترین اعمال کا ان کو بہتر بدلہ دے۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور یہ آپ کو اوروں سے ڈراتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو گمراہ کر دے۔ اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔
خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ پرہیزگار انسان کو دکھا رہے ہیں۔ یہ وہ انسان ہے۔ جو قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے۔ یعنی اس کی سچائی کی تصدیق کرتا ہے۔ وہ احسان کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو بہترین اعمال کہہ رہے ہیں۔ اور یہ پرہیزگار اور احسان کرنے والا انسان ہے۔ اور جو برے کام اس نے دنیا میں کیے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ معاف کر کے اسے جنت کا مہمان بنائے گا۔ اور وہ جو چاہیں گے ان کو ملے گا۔ یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔
کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں کی بھی بات کر رہے ہیں۔ کافر قرآن پاک میں فرقتے بنانے والوں کو کہا گیا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرقتے بنانے سے منع کیا

ہے۔ نام نہاد مفسروں نے قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقے بنائے ہیں۔ تو ایسے ہی قرآن پاک کو جھٹلانے والوں کیلئے جہنم کافی ہے۔ ان سے بڑا ظالم اور کوئی نہیں ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں۔ ان کا ٹھکانہ جہنم کافی ہے۔ جبکہ قرآن پاک کی سچائی کی تصدیق کرنے والے پرہیزگار ہیں احسان کرنے والے ہیں۔ اور ان کے لیے جنتیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے غلام کے لئے کافی ہے۔

مثال

﴿سورہ مسلمات آیات 41 تا 50 پارہ 29﴾

پیشک پرہیزگار اُس دن سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اور میووں میں۔ جو وہ چاہیں گے۔ کھاؤ اور پیو مزے سے۔ ان اعمال کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔ بے شک ہم احسان کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ کھاؤ اور تھوڑا فائدہ اٹھا لو۔ پیشک تم مجرم ہو۔ تباہی ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ اور جب ان سے کہا جاتا تھا۔ کہ جھک جاؤ تو وہ جھکتے نہیں تھے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ پھر اس قرآن کے بعد وہ کس پر ایمان لائیں گے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اس قرآن پاک کے بعد اور کونسا کلام ایسے ہو سکتا ہے جس پر لوگ ایمان لائیں گے۔ ایمان یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں احسان کرنے والوں کا انجام دکھایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بے شک پرہیزگار سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اور میووں میں۔ اور جو وہ چاہیں گے۔ کھاؤ اور پیو مزے سے۔ ان کاموں کے بدلے میں جو تم کرتے تھے، بے شک ہم احسان کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ اب اس قرآن کے بعد اور کونسا کلام ہو سکتا ہے۔ جس پر ایمان لائیں گے۔

خواتین و حضرات!

جو لوگ دنیا میں قرآن پاک کے آگے نہیں جھکیں گے۔ اور اسے جھٹلائیں گے۔ ان کے لیے قیامت کا دن تباہی کا دن ہوگا۔

خواتین و حضرات!

ان تین مثالوں سے میں نے آپ کو احسان کرنے والے انسان کو دکھایا۔ امید ہے۔ کہ آپ کو احسان کرنے والا انسان قرآن پاک سے نظر آ گیا ہوگا۔

خواتین و حضرات!

جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔ ہم نے قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقے بنائے ہیں۔ تو ایسے ہی قرآن پاک کو جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ جبکہ قرآن پاک کی سچائی کی تصدیق کرنے والے احسان کرنے والے ہیں۔ اور ان کے لیے جنتیں ہیں۔

﴿سورہ ص آیات 28 تا 29 پارہ 23﴾

کیا ہم ایمان والوں کو ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو زمین میں فساد مچاتے ہیں۔ یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح کر دیں گے۔ یہ ایک بابرکت کتاب ہے۔ جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے۔ تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں اور عقل مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ کیا ہم ایمان والوں کو فساد کرنے والے لوگوں کے برابر کر دیں گے۔ ایمان یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کو فساد کرنے والوں کے برابر کر دیں گے۔ پرہیزگار یعنی قرآن پاک کی سچائی کی تصدیق کرنے والے لوگوں کو بدکار لوگوں کے برابر کر دیں گے۔ یہ قرآن پاک ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم آپ نے کی طرف نازل کی ہے۔ تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں۔ اور عقل مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

﴿سورہ یونس۔ آیت 62 تا 64 پارہ 11﴾

خبردار رہو بے شک جو اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں یعنی دوست ہیں ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگار بن کر رہے۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے ولی یعنی دوست پر کوئی خوف اور غم کا مقام نہیں ہے یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو ایمان لائے ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا اور پرہیزگار کا مطلب ہے۔ قرآن پاک کی سچائی کی تصدیق کرنے والے۔ قرآن پاک کے فرمان کے مطابق ایسے پرہیزگاروں کو اللہ تعالیٰ کا ولی یا دوست کہا جاتا ہے۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے قرآن پاک کی باتیں اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی کوئی اس کو تبدیل کر سکتا ہے۔

﴿ سورہ مسلمات آیات 41 تا 50 پارہ 29 ﴾

بیٹک پرہیزگار اُس دن سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اور میووں میں۔ جو وہ چاہیں گے۔ کھاؤ اور پیو مزے سے۔ ان اعمال کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔ بے شک ہم احسان کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ کھاؤ اور تھوڑا فائدہ اٹھا لو۔ بیٹک تم مجرم ہو۔ تباہی ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ اور جب ان سے کہا جاتا تھا۔ کہ جھک جاؤ تو وہ جھکتے نہیں تھے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ پھر اس قرآن کے بعد وہ کس پر ایمان لائیں گے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اس قرآن پاک کے بعد اور کونسا کلام ایسے ہو سکتا ہے جس پر لوگ ایمان لائیں گے۔ ایمان یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔

آئیں قرآن پاک سے اس بات کا جواب اور تفسیر معلوم کرتے ہیں۔ کہ ہم پرہیزگار کیسے بن سکتے ہیں۔

﴿ سورہ البقرہ آیت 2 پارہ 1 ﴾

یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ قرآن پاک میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔ یعنی اب جو قرآن پاک سے ہدایت حاصل کریگا۔ وہی پرہیزگار ہوگا۔

﴿ سورہ آل عمران آیات 77 تا 80 پارہ 3 ﴾

بیٹک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔ اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ اور نہ ان کو پاک کرے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اور بے شک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اس طرح الجھا دیتے ہیں کہ تم سمجھو گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے نہیں ہوتا اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ اس لیے کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور تم اس کو خود بھی پڑھتے ہو۔ اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنا لو کیا وہ تمہیں نافرمانی کا حکم دے گا فرما برداری کے بعد یعنی کیا وہ تمہیں مسلم ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا۔

خواتین و حضرات!

قرآن پاک کی باتیں اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی کوئی اس کو تبدیل کر سکتا ہے۔ اس قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والوں سے وعدے کیے ہیں۔ اور قسمیں اٹھائیں ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ بیٹک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔ اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ اور نہ ان کو پاک کرے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یہ فرقہ پرست لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فرقوں میں سے ایک فرقہ کے لوگوں کے رویے کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اس طرح الجھاتے ہیں کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے۔ اور وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں۔ حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ یہ کہے گا کہ تم اللہ تعالیٰ کے غلام بن جاؤ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور وہ اس کو خود بھی پڑھتے ہیں اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنا لو کیا وہ تمہیں مسلم ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا فرما بردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا۔

خواتین و حضرات!

بہت سے فرقہ پرست لوگوں کو قرآن پاک کی دعوت دیں تو وہ بہت تکبرانہ انداز میں کہتے ہیں کہ ہم تو رسول ﷺ کی اطاعت کر رہے ہیں اور رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے

کاش لوگوں نے قرآن سے اس کو سمجھا ہوتا تو وہ سمجھ جاتے کہ اس کا مطلب قرآن پاک کی اطاعت ہے۔ اور رسول کبھی اپنی غلامی کا حکم نہیں دیتے۔ کیونکہ وہ خود اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں۔ اور اسی کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ یہ کبھی نہیں کہیں گے۔ کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنا لو کیا وہ تمہیں مسلم ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرما بردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا۔

﴿سورہ ذمر- آیات 27 تا 28- پارہ نمبر 23﴾

اور بلاشبہ ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر طرح کی مثالیں بیان کر دیں ہیں۔ تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں۔ ایسا قرآن جو عربی زبان میں ہے۔ جس میں کوئی عیب نہیں ہے۔ تاکہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں۔
خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو عربی میں نازل کرنے کی وجہ بتا رہے ہیں۔ کہ اس میں ہم نے لوگوں کے لیے ہر طرح کی مثالیں بیان کی ہیں۔ تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں ایسا قرآن جو عربی زبان میں ہے۔ اس میں کوئی ٹیڑھی بات نہیں تاکہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں۔
خواتین و حضرات!

لوگ بڑے تمسخرانہ انداز میں اللہ تعالیٰ کی بات کا جواب اس طرح دیتے ہیں۔ کیا یہ بات موجود ہے۔ کیا یہ بات موجود ہے۔ ان عقل کے اندھوں کو کون سمجھائے۔ کہ اس میں ہر بات کی تفصیل ہے۔ دیکھو تو سہی سمجھو تو سہی۔ یہی تو تمہارا امتحان ہے کہ تم قرآن پاک میں غور و فکر کرتے ہو۔ یا اندھوں بہروں کی طرح رویہ رکھتے ہو۔
خواتین و حضرات!

قرآن پاک جن کی طرف آیا ان کی زبان عربی تھی۔ اور قرآن پاک کی زبان بھی عربی تھی۔ وہ لوگ ان مثالوں کو عربی میں سمجھ سکتے ہیں اور ہم ان مثالوں کو اردو میں سمجھیں گے۔ تو نصیحت پکڑ سکیں گے۔ عربی ہی میں پڑھتے رہے۔ تو ہمیں کیا پتہ چلے گا کہ اب اللہ تعالیٰ کیا مثال دے رہے ہیں۔ آپ کو پشٹو نہیں آتی۔ میں آپ کو پشٹو میں کوئی کھا نے کی ڈش بنا سکا ہوں تو کیا آپ سیکھ لیں گے چاہے۔ میں آپ کو 50 دفعہ بتاؤں سو دفعہ بتاؤں۔ اگر آپ کو پشٹو نہیں آتی تو آپ نہیں بنا سکتے۔ اگر آپ ایک ڈش نہیں بنا سکتے۔ تو اپنی زبان میں قرآن کو سمجھے بغیر اللہ تعالیٰ کی نصیحت کو کیسے سمجھ سکتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک میں کوئی ٹیڑھی بات نہیں ہے۔ تاکہ لوگوں کو پرہیزگاری اختیار کرنے میں مشکل نہ ہو۔ قرآن پاک سمجھے بغیر پرہیزگاری کیسے بن سکتے ہیں۔

﴿سورہ مریم- آیت 97- پارہ نمبر 16﴾

ہم نے اس قرآن کو آپ ﷺ کی زبان میں آسان بنا دیا ہے۔ تاکہ آپ اس کے ذریعے پرہیزگاروں کو خوشخبری دیں اور ضدی لوگوں کو ڈرائیں
خواتین و حضرات:-

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو عربی میں نازل کرنے کی وجہ بتا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان میں آسان بنا دیا ہے۔ تاکہ آپ ﷺ اس کے ذریعے لوگوں کو خوشی والی باتیں بتائیں۔ یعنی اللہ کی رضا کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے جنت کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے۔ اور جو لوگ ضدی قسم کے ہیں ان کو بھی ان کا مستقبل دکھائیں۔ آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ ہم نے قرآن پاک کو آپ کی زبان میں نازل کر کے آسان بنا دیا ہے۔ یعنی اپنی زبان میں بات چیت کو سمجھنا بہت آسان ہوتا ہے۔ ہم بھی قرآن پاک کو اردو میں سمجھیں گے۔ اور دیکھیں گے۔ کہ پرہیزگار کون ہوتے ہیں۔ ان کے لیے کیا خوشخبریاں ہیں تاکہ ہم بھی پرہیزگار بننے کا طریقہ نوٹ کریں۔ اور خوشخبریوں کو سمجھیں۔ اور دیکھیں گے کہ ضدی لوگوں کے لیے عذاب کے ڈراوے کیسے ہیں۔
خواتین و حضرات:-

ان آیات سے بھی تعلیم کی قدر و قیمت واضح ہوتی ہے۔ پڑھا لکھا انسان زندگی کے کسی بھی موڑ پر قرآن پاک سے استفادہ حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے اس لیے ایک تعلیم یافتہ انسان کو قرآن پاک کے قریب ہونے میں اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے میں دیر نہیں لگتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن پاک اردو میں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

﴿سورہ طہ- آیت 113- پارہ نمبر 16﴾

اس طرح ہم نے قرآن پاک کو عربی زبان میں نازل کیا۔ اور طرح طرح سے دھمکیاں دیں ہیں۔ تاکہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں۔ یا وہ نصیحت حاصل کریں۔
خواتین و حضرات:-

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ اس طرح ہم نے قرآن پاک کو عربی زبان میں نازل کیا ہے۔ اس میں لوگوں کو طرح طرح سے دھمکیاں دیں ہیں۔

تاکہ لوگ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر غور و فکر کریں اور نصیحت حاصل کریں تاکہ پرہیزگار بن جائیں۔
خواتین و حضرات:-

آپ نے دیکھا۔ کہ ان دھمکیوں کو ہم اردو ترجمے کے ذریعے ہی سمجھ سکتے ہیں کیونکہ ہم نے دوبارہ تو دنیا میں نہیں آنا۔ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا وعدہ کیا ہے۔ کہ جب دنیا کے کام کاج سے فارغ ہو کر میرے پاس آؤ گے۔ تو پھر قرآن سمجھ لینا۔
اسی دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کے کام کاج کرتے ہوئے ہم نے انفرادی طور پر قرآن کو سمجھنا ہے۔ اور کیونکہ حساب کتاب بھی تو انفرادی ہوتا ہے آپ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کو کیا کہیں گے کہ ہمارے پاس تو نادم نہیں تھا۔ لہذا میرے ماں باپ کو پکڑ لیں۔ یا یہ کہیں گے۔ کہ امام مسجد کو پکڑ لیا جائے۔ اور اس سے حساب کتاب ہو۔ کیونکہ لوگ مسجد میں تھوڑا سا چندہ دے کر یا نماز پڑھ کر قرآن پاک سے غافل ہو جاتے ہیں یا درہمیں جہاں آپ کا حساب کتاب ہونا ہے وہاں امام مسجد کا بھی ہونا ہے ہمیں پرہیزگاری اختیار کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی دھمکیوں میں غور کرنا پڑے گا۔ تاکہ ہم بڑے انجام سے بچ سکیں۔

باب دوم

ہم پرہیزگار کیسے بن سکتے ہیں۔ یعنی پرہیزگار بننے کا کیا طریقہ ہے اس کا جواب اور اسکی تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

﴿سورہ شمس آیات 7 تا 10 پارہ 30﴾

قسم ہے انسان کی اور قسم ہے اُس کی جس نے اس کو درست بنایا۔ پھر اس کو نافرمانی اور پرہیزگاری الہام کر دی۔ بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور وہی محروم رہا۔ جس نے خود کو ناپاک رکھا۔
خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پرہیزگاری بھی قرآن پاک کے ذریعے بتا دی ہے؛ بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور وہی محروم رہا۔ جس نے خود کو ناپاک کیا۔ یعنی جو قرآن پاک کے ذریعے گمراہی سے نکلا تو وہ پاک ہو جائے گا۔ اور کامیاب ہوگا یعنی جنت میں جائیگا اور جو قرآن پاک کے ذریعے گمراہی سے نہ نکلا۔ اور ناپاک ہی رہا۔ تو وہ جنت سے محروم رہے گا۔ یعنی پاک کا مطلب پرہیزگاری ہے۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ سورہ البقرہ کے آغاز میں فرماتے ہیں یہ ایک کتاب ہے، اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔ اور ناپاک کا مطلب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں رسولوں کے ذریعے پرہیزگاری الہام کی۔ پھر وہی انسان کامیاب ہوا۔ جس نے اس وحی کے ذریعے خود کو پاک نہ کیا تو وہی ناکام رہے گا۔

﴿سورہ آل عمران آیات 162 تا 164 پارہ 4﴾

تو کیا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کی۔ اُس جیسا ہو سکتا ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو۔ اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے درجے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ کہ جب انہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔ جو انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔
خواتین و حضرات:-

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں۔ ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے ذریعے پاک ہوتے ہیں۔ اور دوسری قسم ان لوگوں کی ہے۔ جو قرآن پاک کے ذریعے پاک نہیں ہوتے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ کہ جب انہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔ جو انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔ جب مومن قرآن پاک سے پاک ہوتے ہیں۔ یعنی اپنی اصلاح کرتے ہیں۔ تو گمراہی سے نکل آتے ہیں۔

خواتین و حضرات:-

قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔ قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔ کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن کھولتے ہیں۔ یا اندھوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔ قرآن پاک کا صفاتی نام حکمت ہے۔ اگر ہم قرآن پاک کے ذریعے گمراہی سے نکلے۔ تو ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہونگے۔ اگر ہم قرآن پاک کے ذریعے گمراہی سے نہ نکلے۔ تو ہم وہی لوگ ہوں گے۔ جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔ کیونکہ یہ ہم وہی لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ سے روزانہ سورہ فاتحہ کے ذریعے دعا مانگتے ہیں۔ کہ ہمیں ان لوگوں کے راستے کی ہدایت دے۔ جن پر تو نے اپنا انعام کیا اور جن پر تیرا غضب نہیں ہوا تھا۔ اور جو گمراہ نہیں تھے۔

تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک پیش کر دیا اور فرمایا

﴿سورہ البقرہ آیت 2 پارہ 1﴾

یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین و حضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ قرآن پاک میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین و حضرات۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پاک سے راستے دکھائے اور کہا یہ پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔ تو ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو جانا ہی نہ۔ اور چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اسے ابھی تک اندھوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔ اور گمراہ ہیں اسی لیے ہم پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔ کیونکہ ہم فرقے بنا کر گمراہی کے راستوں پر چل رہے ہیں۔ اور قرآن پاک کی ہدایت سے پاک نہیں ہوئے۔ یعنی پرہیزگار نہیں بنے۔

پرہیزگار کسے کہتے ہیں اسکے لیے میری کتاب دیکھیں پرہیزگار کسے کہتے ہیں۔

﴿سورہ طہ آیت 75 پارہ 16﴾

اور جو اس کے پاس مومن بن کر آئے گا۔ اور اُس نے صالح اعمال کیے ہوں گے۔ تو بس یہی لوگ ہیں۔ جن کے درجے بہت بلند ہیں۔ ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اور یہ اُس کا بدلہ ہے۔ جو پاک ہوا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ جنتیں اُسے ملیں گی یعنی باغ اُسے ملیں گے۔ جو مومن ہوگا۔ جس نے صالح اعمال کیے ہوں گے اور جو پاک ہوا ہوگا۔ ایسے لوگوں کے درجے بہت بلند ہیں۔

خواتین و حضرات!

مومن کا مطلب ہے۔ قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا۔ قرآن پاک کی روشنی کے مطابق اعمال صالح اعمال ہیں۔ اور جس نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے ذریعے خود کو پاک کیا ہوگا۔ یعنی اپنی اصلاح کی ہوگی۔ تو یہی لوگ ہیں۔ جن کے درجے بہت بلند ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سب تحائف ایسے ہی لوگوں کے لیے ہیں۔

﴿سورہ نمل آیت 7 تا 10 پارہ 30﴾

قسم ہے انسان کی اور قسم ہے اُس کی جس نے اس کو درست بنایا۔ پھر اس کو نافرمانی اور پرہیزگاری الہام کر دی۔ بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور وہی محروم رہا۔ جس نے خود کو ناپاک رکھا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پرہیزگاری بھی قرآن پاک کے ذریعے بتادی۔ اور نافرمانی بھی قرآن پاک کے ذریعے بتا دی ہے؛ بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور وہی محروم رہا۔ جس نے خود کو ناپاک کیا۔ یعنی جو قرآن پاک کے ذریعے گمراہی سے نکلا تو وہ پاک ہو جائے گا۔ اور کامیاب ہوگا یعنی جنت میں جائیگا اور جو قرآن پاک کے ذریعے گمراہی سے نہ نکلا۔ اور ناپاک ہی رہا۔ تو وہ جنت سے محروم رہے گا۔ یعنی پاک کا مطلب پرہیزگاری ہے۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ سورہ البقرہ کے آغاز میں فرماتے ہیں یہ ایک کتاب ہے، اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔ اور ناپاک کا مطلب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں رسولوں کے ذریعے پرہیزگاری الہام کی۔ پھر وہی انسان کامیاب ہوا۔ جس نے اس وحی کے ذریعے خود کو پاک کیا۔ اور جس نے وحی کے ذریعے خود کو پاک نہ کیا تو وہی اللہ تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بنے۔

ان آیات میں زرا آپ پرہیزگاروں کا انجام دیکھیں۔ جو پاک لوگ ہیں۔ یعنی جو قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرتے ہیں۔

﴿سورہ مملات آیات 41 تا 50 پارہ 29﴾

بے شک پرہیزگار سبوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اور پھلوں میں۔ اور جو وہ چاہیں گے۔ کھاؤ اور پیو مزے سے۔ ان کاموں کے بدلے میں جو تم کرتے تھے، بے شک ہم احسان کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ اب اس قرآن کے بعد اور کونسا کلام ہو سکتا ہے۔ جس پر ایمان لائیں گے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پرہیزگاروں کا انجام دکھایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ بے شک پرہیزگار ساریوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اور میووں میں اور جو وہ چاہیں گے۔ کھاؤ اور پیو مزے سے۔ ان کاموں کے بدلے میں جو تم کرتے تھے، بے شک ہم احسان کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ اب اس قرآن کے بعد اور کونسا کلام ہو سکتا ہے۔ جس پر ایمان لائیں گے۔
خواتین و حضرات!

جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرقے بنانے سے منع کیا تھا۔ ہم نے قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقے بنائے ہیں۔ تو اسے ہی قرآن پاک کو جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ جبکہ قرآن پاک سے پاک ہونے والے یعنی پرہیزگاروں کے لیے جنتیں ہیں۔

﴿ سورہ المائدہ آیات 99 تا 100 پارہ 7 ﴾

رسول ﷺ کے زمہ تو صرف پہنچا دینا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپا جاتے ہو۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ پاک اور ناپاک برابر نہیں۔ اور اگرچہ ناپاک کی کثرت تمہیں تعجب میں ڈالے۔ بس اے عقل والو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔
خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ۔ ان آیات میں پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ پہلے اللہ تعالیٰ خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ رسول ﷺ کے زمہ تو صرف پہنچا دینا ہے۔ یعنی رسول ﷺ کی زمہ داری صرف قرآن پاک پہنچا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپا جاتے ہو۔ یعنی قرآن پاک میں سے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپا جاتے ہو۔ پھر اگلی آیت میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ رسول ﷺ قیامت تک انبیاء لوگوں سے فرما رہے ہیں۔ کہ پاک اور ناپاک برابر نہیں۔ یعنی قرآن پاک کے ذریعے پرہیزگار بننے والے اور ناپاک یعنی گمراہ برابر نہیں ہیں۔ اگرچہ ناپاک کی کثرت تمہیں تعجب میں ڈالے۔ بس اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔
خواتین و حضرات!

اگر ایک پاک انسان ہو۔ یعنی رسول ﷺ کے لئے ہوئے قرآن پاک کے ذریعے پرہیزگار بنا ہو اور ناپاک چاہے جتنے بھی ہوں وہ برابر نہیں ہیں۔ کیونکہ پاک تو کامیاب ہونے والا ہے اور ناپاک ناکام ہونے والا ہے۔ اس کے لیے میں مثال دینا چاہوں گی۔ کہ اگر ایک بکری ہو اور ایک ہزار خنزیر ہوں۔ تو کیا آپ لوگ حلال اور حرام میں فرق نہیں کر سکتے۔ اسی طرح پاک اور ناپاک برابر نہیں ہو سکتے۔

﴿ سورہ نور آیت 26 پارہ 18 ﴾

ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے ہیں اور ناپاک مرد عورتوں کے لیے ہیں۔ پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہیں اور پاک مرد عورتوں کے لیے ہیں۔ یہ لوگ ان سے بری ہیں جو وہ کہتے ہیں۔ ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے۔
خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ پاک لوگوں کو دنیا کے سارے لوگوں سے الگ مقام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ پاک لوگ یعنی قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والے ان باتوں سے بری ہیں۔ جو دنیا کے باقی لوگ باتیں کرتے ہیں۔ کیونکہ پاک لوگ چونکہ قرآن پاک کے تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ وہ ان کی طرح غلط باتیں نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور ان کے لیے عزت والی روزی ہے۔ یہ لوگ چونکہ قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والے ہوتے ہیں۔ لہذا یہ دوسرے لوگوں کے معاملات سے بری ہیں۔ جو وہ کہتے ہیں۔ یا کرتے ہیں۔

﴿ سورہ فاطر۔ آیت 18 پارہ 22 ﴾

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی لدا ہوا انسان اپنا بوجھ اٹھانے کیلئے پکارے گا اس کے بوجھ کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی ہٹانے کیلئے کوئی نہ آئے گا چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ آپ ﷺ تو صرف انہی لوگوں کو خبردار کر سکتے ہیں۔ جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لیے پاک ہوتا ہے اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانا ہے
خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آپ ﷺ تو صرف انہی لوگوں کو خبردار کر سکتے ہیں۔ جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو انسان بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لیے پاک ہوتا ہے اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانا ہے۔

﴿ سورہ عبس آیات 1 تا 17 پارہ 30 ﴾

آپ ﷺ ناراض ہوئے اور منہ پھیر لیا۔ کہ اس کے پاس ایک اندھا آیا۔ اور آپ کو کیا خبر۔ کہ شاید وہ پاک ہو جاتا۔ یا وہ نصیحت حاصل کرتا۔ تو اس کو نصیحت فائدہ دیتی لیکن وہ جولا پرواہی کرتا ہے۔ تو آپ اس کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ اور آپ کی زمہ داری نہیں کہ وہ پاک نہیں ہوتا۔ لیکن وہ جو آپ کے پاس دوڑا ہوا آتا ہے۔ اور وہ ڈرتا ہے

تو آپ ﷺ نے اس سے غفلت کی۔ ہرگز نہیں۔ بیشک یہ تو ایک نصیحت ہے۔ اب جو کوئی چاہے۔ نصیحت حاصل کرے۔ وہ عزت والے صحیفوں میں ہے۔ جو بلند مرتبہ اور پاک ہیں۔ لکھنے والے کے ہاتھوں میں جو بڑے محترم اور نیک ہیں۔ نقل ہو جائے وہ انسان جو کافر ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایک شخص جو اندھا تھا۔ رسول ﷺ سے پاک ہونے یعنی اپنی اصلاح کرنے کی غرض سے آتا ہے۔ نصیحت حاصل کرنے کی غرض سے آتا ہے۔ دوڑا ہوا آتا ہے۔ رسول ﷺ اسے توجہ نہیں دیتے بلکہ کسی دوسرے انسان کو توجہ دیتے ہیں۔ جولا پرواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ اس کے ذمہ دار نہیں ہیں جو قرآن پاک سے اصلاح نہیں کرتا اور نصیحت حاصل نہیں کرتا۔ یہ قرآن پاک تو تمام جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔ جو بھی اس سے نصیحت حاصل کرنا چاہے۔ ہمیں ان آیات سے پتہ چلا کہ قرآن پاک سے صرف وہی نصیحت حاصل کر سکتا ہے۔ جو پاک ہونا چاہے اور نصیحت حاصل کرنا چاہے۔ اور اگر کوئی لا پرواہ ہے۔ تو کسی پر اس کی ذمہ داری نہیں ہے۔

﴿سورہ واقعہ آیات 77 تا 82 پارہ 27﴾

کہ بیشک یہ قرآن پاک بڑی شان والا ہے۔ جو ایک محفوظ کتاب میں درج ہے۔ جسے پاک لوگوں کے سوا کوئی نہیں چھو سکتا۔ یہ پروردگار عالم کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ پھر کیا اس کلام سے تم بے پروائی برتتے ہو اور اس میں اپنا حصہ تم نے یہ رکھا ہے کہ اسے جھٹلاتے رہو۔ خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ صرف قرآن پاک کو وہی لوگ چھوتے ہیں۔ جو پاک ہوتے ہیں۔ یعنی اپنی اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔ پھر کیا اس کلام سے تم بے پروائی برتتے ہو اور اس میں اپنا حصہ تم نے یہ رکھا ہے کہ اسے جھٹلاتے رہو۔

﴿سورہ فاطر۔ آیات 18 تا 26۔ پارہ 22﴾

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی لدا ہوا انسان اپنا بوجھ اٹھانے کیلئے پکارے گا اس کے بوجھ کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی ہٹانے کیلئے کوئی نہ آئے گا چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ آپ ﷺ تو صرف انہی لوگوں کو ڈرا سکتے ہیں۔ جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو شخص بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لیے پاک ہوتا ہے اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانا ہے اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے نہ تاریکیاں اور روشنی برابر ہے نہ چھاؤں اور دھوپ ایک جیسی ہے اور نہ زندہ اور مردے برابر ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنو اتا ہے مگر آپ ﷺ ان لوگوں کو نہیں سناسکتے جو قبروں میں پڑے ہیں آپ ﷺ تو بس ایک خبردار کرنے والے ہیں۔ ہم نے آپ کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری۔ جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو۔ اب اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کسی سخت ہے۔ خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بہرہ اور قبر کے اندھیرے میں پڑا ہوا اندھا اور مردہ اسے کہہ رہے ہیں جو قرآن پاک کی بات کو نہیں سنتے نبی ﷺ تو بس خبردار کرنے والے ہیں۔ جو اپنے رب کو دیکھے بغیر اس سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لئے ہی پاک ہوتا ہے۔ اور جو لوگ رسول کی لائی ہوئی آیات کے زریعے پاک نہیں ہوتے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو ایسے ہی پکڑ لیں گے۔ جیسے پہلی امتوں کو پکڑا تھا کیونکہ یہ لوگ بہرے اور مردہ ہیں۔ اور قرآن یعنی رسول ﷺ کی آواز ان پر بے اثر ہے۔

﴿سورہ البقرہ آیات 127 تا 129 پارہ 2﴾

اور جب ابراہیم گھر کی بنیادیں اٹھا رہے تھے۔ اے ہمارے رب ہمیں قبول کر۔ بیشک تو سننے والا علم والا ہے۔ اے ہمارے رب ہم کو اپنا فرما بردار بنا۔ اور ہماری اولاد میں سے ایک امت بنا۔ جو تیری فرما بردار ہو۔ اور ہم کو طریقے بتا۔ اور ہماری توبہ قبول کر۔ بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے ہمارے رب انہیں میں سے ایک رسول بھیج دے جو ان کو تیری آیات پڑھکر سنائے۔ اور کتاب اور حکمت انہیں سکھائے۔ اور انہیں پاک کرے۔ بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔ خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ سے رسول ﷺ کے لیے دعا مانگ رہے ہیں۔ اور ہمارے لیے دعا مانگ رہے ہیں۔ اور اپنے لیے دعا مانگ رہے ہیں۔ کسی چیز کی دعا مانگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرما بردار ہونے کی دعا مانگ رہے ہیں ابراہیمؑ فرماتے ہیں۔ اے ہمارے رب ہمیں قبول کر۔ بیشک تو سننے والا علم والا ہے۔ اے ہمارے رب ہم کو اپنا فرما بردار بنا۔ اور ہماری اولاد میں سے ایک امت بنا۔ جو تیری فرما بردار ہو۔ اور ہم کو طریقے بتا۔ اور ہماری توبہ قبول کر۔ بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے ہمارے رب انہیں میں سے ایک رسول بھیج دے جو ان کو تیری آیات پڑھکر سنائے۔ اور کتاب اور حکمت انہیں سکھائے۔ اور انہیں پاک کرے۔ یعنی پرہیزگار بنائے۔ بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کی فرما برداری کے طریقے ہیں۔ رسول ﷺ نے ہمیں قرآن پڑھ کر سنایا اور قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم سکھائی۔ اور اس طرح ہمیں پاک کیا یعنی ہماری اصلاح کی۔

اللہ تعالیٰ غالب حکمت والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی کتاب حکمت والی ہے۔ اور رسول حکمت والی آیات کے ذریعے لوگوں کو پاک کرتا ہے۔ یعنی اصلاح کرتے ہیں۔
خواتین و حضرات۔

کیا ہم لوگ آیات کے ذریعے خود کو پاک کرتے ہیں۔ یعنی اپنی اصلاح کرتے ہیں۔ آیات سیکھنے ہیں۔ یا آیات سیکھے بغیر زندگی گزار دیتے ہیں۔ اپنی اصلاح کیے بغیر باپ دادا کے فرقوں پر زندگی گزار کر مرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی فرما برداری کے بجائے فرقوں کی فرما برداری کرتے ہیں۔ قرآن پاک کو چھوڑ رکھا ہے۔ اس طرح مشرک ہی مرتے ہیں۔

خواتین و حضرات۔

آئیں اسی طرح کی تین ایک جیسی آیات میں غور کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ حکمت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے اور اللہ تعالیٰ کا بھی صفاتی نام ہے۔ اس کے لیے میری کتاب دیکھیں حکمت کے کہتے ہیں۔

﴿ سورہ البقرہ آیت 151 پارہ 2

جس طرح ہم نے تمہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو تمہیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور تمہیں پاک کرتا ہے، اور تمہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور تمہیں وہ سکھاتا ہے۔ جو تم نہیں جانتے تھے۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔ کہ رسول ﷺ نے قرآن پاک کی تعلیم دی۔ قرآن پاک سکھایا۔ اور قرآن پاک کے ذریعے وہ سکھایا جو ہم نہیں جانتے تھے۔ کیا ہم لوگ قرآن سیکھتے ہیں۔ کیا رسول ﷺ کا لایا ہوا کلام سمجھتے ہیں۔ یا صرف اطیع الرسول کے نعرے لگاتے ہیں۔ اور قرآن سے بے خبر ہیں۔ قرآن پاک سیکھا ہی نہیں۔ خود کو پاک ہی نہیں کیا اور گمراہ ہیں۔

﴿ سورہ جمعہ آیات 1 تا 6 پارہ 28

آسمانوں اور زمین میں موجود تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔ مقدس ہے۔ غالب حکمت والا ہے۔ وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔

جو انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اگرچہ لوگ اس سے پہلے واضح گمراہی میں تھے۔ اور دوسروں میں سے جو ابھی ان سے آ نہیں ملے۔ اور وہی غالب حکمت والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے ان کی مثال جن کو تورات اٹھوائی گئی تھی۔ پھر انہوں نے یہ اسے نہ اٹھایا۔ ان کی مثال اس گدھے کی طرح ہے جو کتا میں اٹھائے ہوئے ہو۔ بہت بُری مثال ان لوگوں کی ہے۔ جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ خود کو کیا کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود کو غالب حکمت والا کہہ رہے ہیں۔ جس نے ان پڑھ لوگوں میں سے رسول ﷺ کو بھیجا۔ جو لوگوں کو آیات کے ذریعے پاک کرتا ہے اس طرح کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اُس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔

خواتین و حضرات۔

لوگ قرآن پاک کی تعلیم سے پہلے واضح گمراہ تھے۔ کیا ہمارے پاس قرآن پاک کا حکمت بھرا علم ہے۔ اگر نہیں ہے۔ تو ہم بھی گمراہ ہیں۔ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام حکمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرح حکمت کسی کے پاس نہیں ہے۔ وہ غالب حکمت والا ہے۔

پھر ہماری بات کرتے ہیں۔ اور قیامت تک آنے والے لوگوں کی بات کرتے ہیں۔ قرآن پاک کی تعلیم اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے۔ یہ علم دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ موسیٰ کی قوم کی بات کر رہے ہیں۔ تورات والی قوم ایسی تھی۔ جیسے گدھے پر کتا ہیں رکھی ہوں۔ کتا میں رکھنے سے گدھے کے پاس علم تو نہیں آسکتا۔ وہ گدھوں کی طرح ہی رہے۔ تورات کو اٹھائے پھرتے رہے۔۔۔ اُن سے بھی بری مثال ہماری قوم کی ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے ظالم کہا ہے ظالم کا مطلب ہے فرقے بنانے والے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا رکھا ہے۔ یعنی فرقے بنا کر اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا رکھا ہے۔ ہماری مثال اُس گدھے سے بھی بری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

ظالم قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کو کہا گیا۔ اس کے لیے میری کتاب دیکھیں۔ ظالم کسے کہتے ہیں۔ ہم لوگوں نے قرآن پاک کا علم حاصل نہیں کیا۔ رسول ﷺ کے لائے قرآن کو قبول نہیں کیا۔ خود کو پاک نہ کیا۔ اور مفسروں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ اور گدھوں سے بدتر ہیں۔ یعنی اُس قوم سے بھی بدتر قوم ہیں۔ جو موسیٰ کی تھی۔

کون سے لوگوں سے فرشتے کہیں گے۔ تم پر سلامتی ہو۔ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ایک پرہیزگار کو مرتے ہی جنت کا تحفہ مل جاتا ہے۔

﴿ سورہ نحل آیات 23 تا 32۔ پارہ نمبر 14

جو کچھ یہ لوگ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو وہ کہتے ہیں۔ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں تاکہ وہ قیامت کے دن اپنے بوجھ تو پورے کے پورے اٹھائیں۔ اور کچھ ان لوگوں کے بوجھ بھی اٹھائیں۔ جن کو وہ

بغیر علم کے گمراہ کرتے رہے۔

خبردار رہو۔ کیسا برا بوجھ ہے جو وہ اٹھا رہے ہیں۔ جو ان سے پہلے لوگ تھے۔ وہ لوگ چالیں چلتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے فریب کی عمارت کو بنیادوں سے اُکھاڑ دیا۔ اور اوپر سے چھت بھی ان پر گرا دی۔ اور انہیں عذاب اُس جگہ سے آیا جہاں سے ان کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ پھر قیامت کے دن انہیں اللہ تعالیٰ رسوا کرے گا اور پوچھے گا وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے۔ جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے آج کافروں کے لیے رسوائی ہے۔ جب فرشتے ان کو موت دینے آتے ہیں۔ جو اپنے اوپر ظلم کر رہے ہوتے ہیں تو پھر فرما بردار بن جاتے ہیں۔ ہم کوئی برائی تو نہیں کر رہے تھے۔ فرشتے کہیں گے کیوں نہیں جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ تعالیٰ بیشک اسے خوب جانتا ہے۔ بس جہنم کے دروازوں سے اس میں داخل ہو جاؤ تم اس میں رہو گے۔ تکبر کرنے والوں کا بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ اور جب پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے وہ کہتے ہیں بھلائی۔ ایسے لوگ جنہوں نے احسان کیے۔ ان کیلئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہت بہتر ہے اور پرہیزگاروں کیلئے بہت ہی اچھا گھر ہے۔ ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں۔ جن میں داخل ہونگے۔ ان میں نہریں جاری ہوں گی اور جو کچھ وہ چاہیں گے انہیں ملے گا اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو اسی طرح بدلہ دیتا ہے۔ اور وہ پرہیزگار جو پاک ہوتے ہیں۔ فرشتے ان کو موت دینے آتے ہیں تو کہتے ہیں تم پر سلام ہو جو عمل تم کرتے رہے اس کے صلے میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔

خواتین و حضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں اور پرہیزگاروں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ فرقہ پرستوں سے جب قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کیا نازل کیا ہے۔ تو فرقہ پرست جواب دیتے ہیں۔ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں تاکہ وہ قیامت کے دن اپنے بوجھ تو پورے کے پورے اٹھائیں۔ اور کچھ ان لوگوں کے بوجھ بھی اٹھائیں۔ جن کو وہ بغیر علم کے گمراہ کرتے رہے۔

سنو۔ کیسا برا بوجھ ہے جو وہ اٹھا رہے ہیں۔ جو ان سے پہلے لوگ تھے۔ وہ لوگ بھی اسی طرح چالیں چلتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے فریب کی عمارت کو بنیادوں سے اُکھاڑ دیا۔ اور اوپر سے چھت بھی ان پر گرا دی۔ اور انہیں عذاب اُس جگہ سے آیا جہاں سے ان کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ پھر قیامت کے دن انہیں اللہ تعالیٰ رسوا کرے گا اور پوچھے گا وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے۔ جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے آج کافروں کے لیے رسوائی ہے۔ جب فرشتے ان کو موت دینے آتے ہیں۔ جو اپنے اوپر ظلم کر رہے ہوتے ہیں تو پھر فرما بردار بن جاتے ہیں۔ ہم کوئی برائی تو نہیں کر رہے تھے۔ فرشتے کہیں گے کیوں نہیں جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ تعالیٰ بیشک اسے خوب جانتا ہے۔ بس جہنم کے دروازوں سے اس میں داخل ہو جاؤ تم اس میں رہو گے۔ تکبر کرنے والوں کا بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرستوں کے پاس قرآن پاک کا علم تو ہوتا نہیں۔ لہذا وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ فرقہ پرست بہت برا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔ اور تمام فرقہ پرست اپنے فرقوں کے لیے جھگڑا کرتے ہیں۔ اس طرح شرک کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنا معبود اللہ تعالیٰ کے بجائے اپنے فرقوں کو بنا رکھا ہے۔ پھر فرشتے جب پرہیزگاروں سے پوچھتے ہیں۔ کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے وہ کہتے ہیں بھلائی۔ ایسے لوگ جنہوں نے احسان کیے۔ ان کیلئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہت بہتر ہے اور پرہیزگاروں کیلئے بہت ہی اچھا گھر ہے۔ ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں۔ جن میں داخل ہونگے۔ ان میں نہریں جاری ہوں گی اور جو کچھ وہ چاہیں گے انہیں ملے گا اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو اسی طرح بدلہ دیتا ہے۔ اور وہ پرہیزگار جو پاک ہوتے ہیں۔ فرشتے ان کو موت دینے آتے ہیں تو کہتے ہیں تم پر سلام ہو جو عمل تم کرتے رہے اس کے صلے میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔

خواتین و حضرات۔

ان آیات میں ظالم اور پرہیزگاری کی مکمل پہچان کروائی گئی ہے۔ ظالم یعنی نافرمان وہ ہے۔ جو قرآن پاک کے بارے میں تکبر کرتا ہے۔ کہ اس میں صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ یہ لوگوں کو فریب دے رہے ہیں۔ مثلاً ہر فرقے والے ہر آیت کو اپنے مفسر کی نظر سے دیکھتا ہے۔ جو مطلب وہ بتاتا ہے۔ اس کو مان لیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بات کو رد کر دیا جاتا ہے۔ یعنی جو مفسر ظاہر کرتا ہے۔ وہ ٹھیک ہے اور جو چھپاتے ہیں۔ وہ بھی ٹھیک ہے گویا کہ مفسر بڑا خدا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ چھوٹا خدا ہے۔ یہ شرک ہے۔ ایسے ظالموں کو مرتے ہی جہنم کا تحفل جاتا ہے۔ ایسے مشرکوں سے اللہ تعالیٰ کہے گا۔ کہ میرے شریک کہاں ہیں۔ نافرمانوں کے لیے قیامت ذلیل کر دینے والا دن ہے۔ پرہیزگار کا مطلب ہے۔ قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والا۔ ایسے لوگوں سے جب مرتے وقت فرشتے پوچھیں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کیا نازل کیا تھا۔ تو وہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے بھلائی نازل کی تھی۔ ایسے لوگوں سے فرشتے کہیں گے۔ کہ تم پر سلامتی ہو۔ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ایک پرہیزگار کو مرتے ہی جنت کا تحفل جاتا ہے۔

﴿سورہ بیل آیت 1 تا 21 پارہ نمبر 30﴾

رات کی قسم جب وہ چھا جائے اور دن کی جب وہ روشن ہو۔ اور اس ذات کی جس نے نر اور مادہ پیدا کیے کہ تمہاری کوشش بیشک مختلف قسم کی ہے۔ جس نے عطیہ دیا۔ اور پرہیزگاری اختیار کی اور بھلائی کو سچ مانا کی۔ تو ہم اسے آسان راہ پر چلنے کی سہولت دیں گے اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا رہا۔ اور بھلائی کو جھٹلایا تو ہم اسے مشکل پہنچائیں گے۔ اور جب وہ گرے گا تو اس کا مال اس کے کسی کام نہ آئے گا۔

بیشک ہدایت دینا ہمارے ذمہ ہے۔ اور آخرت اور دنیا کے ہم ہی مالک ہیں۔ پھر میں نے تمہیں بھڑکتی آگ سے ڈرایا ہے۔ اس میں وہی داخل ہوگا۔ مگر جو بڑا بد بخت ہوگا۔ جس نے جھٹلایا اور پھر گیا۔ اور جو پرہیزگار ہوگا اسے اس سے دور رکھا جائے گا۔ جس نے پاک ہونے کی خاطر اپنا مال دیا۔ اس پر کسی کا کوئی احسان نہ تھا۔ جس کا وہ بدلہ چکاتا۔ بلکہ اس نے صرف اپنے اعلیٰ رب کی رضامندی کے لیے کیا۔ اور جلد ہی وہ راضی ہو جائے گا۔
خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایسے انسان کو دکھا رہے ہیں۔ جو پاک ہونے کے لیے اپنا مال خرچ کرتا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ جلد راضی کر لیں گے۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی اپنا مال صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے خرچ کرتا ہے۔ حالانکہ اس نے لوگوں کا کچھ دینا نہیں ہے۔ یعنی کوئی قرضہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ لوگوں کی کوشش مختلف قسم کی ہوتی ہے۔

ایک قسم میں وہ لوگ ہیں۔ ان کی کوشش مختلف قسم کی ہوتی ہے۔ یعنی جس نے عطیہ دیا۔ اور پرہیزگاری اختیار کی اور بھلائی کو سچ مانا کی۔ تو ہم اسے آسان راہ پر چلنے کی سہولت دیں گے۔ بیشک ہدایت دینا ہمارے ذمہ ہے۔ اور آخرت اور دنیا کے ہم ہی مالک ہیں۔ پھر ہم نے تمہیں بھڑکتی آگ سے ڈرایا ہے۔ اس میں وہی داخل ہوگا۔ جو بڑا بد بخت ہوگا۔ جس نے جھٹلایا اور پھر گیا۔ اور جو بڑا پرہیزگار ہوگا اسے اس سے دور رکھا جائے گا۔ جس نے پاک ہونے کی خاطر اپنا مال دیا۔ اس پر کسی کا کوئی احسان نہ تھا۔ جس کا وہ بدلہ چکاتا۔ بلکہ اس نے صرف اپنے اعلیٰ رب کی رضامندی کے لیے دیا۔ اور جلد ہی وہ راضی ہو جائے گا۔

دوسری قسم کا انسان وہ ہے۔ یعنی دوسری قسم کی کوشش کرنے والا وہ ہے۔ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا رہا۔ اور بھلائی کو جھٹلایا تو ہم اسے مشکل پہنچائیں گے۔ اور جب وہ گرے گا تو اس کا مال اس کے کسی کام نہ آئے گا۔

بیشک ہدایت دینا ہمارے ذمہ ہے۔ اور آخرت اور دنیا کے ہم ہی مالک ہیں۔ پھر میں نے تمہیں بھڑکتی آگ سے ڈرایا ہے۔ اس میں وہی داخل ہوگا۔ مگر جو بڑا بد بخت ہوگا۔ جس نے جھٹلایا اور پھر گیا۔ اور جو بڑا پرہیزگار ہوگا اسے اس سے دور رکھا جائے گا۔ جس نے پاک ہونے کی خاطر اپنا مال دیا۔ اس پر کسی کا کوئی احسان نہ تھا۔ جس کا وہ بدلہ چکا تا۔ بلکہ اس نے صرف اپنے اعلیٰ رب کی رضامندی کے لیے کیا۔ اور جلد ہی وہ راضی ہو جائے گا۔
خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پہلی قسم کی کوشش کرنے والا پاک ہونے والا بھلائی یعنی قرآن پاک کو سچ مانتا ہے۔ جبکہ دوسری قسم کا بد بخت قرآن پاک کو جھٹلاتا ہے اور اس سے پھر گیا ہے۔ یا اس سے منہ موڑ رکھا ہے۔ یہ جہنمی ہوگا۔

﴿سورہ نساء۔ آیات 47 تا 50۔ پارہ 5﴾

اے لوگو جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک۔ دیا گیا ہے ایمان لاؤ۔ جو کتاب ہم نے نازل کی ہے جو ان سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے۔ اس سے پہلے ایمان لے آؤ کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کر تمہاری پشت کی طرف پھیر دیں یا ان پر لعنت بھیج دیں۔ جس طرح ہم نے اصحاب سبت پر لعنت بھیج دی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہونے والا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں کرے گا۔ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا جو گناہ وہ چاہے گا وہ معاف کر دے گا۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا۔ اُس نے بہت بڑا جھوٹ بنا لیا۔

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاک سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے پاک کرے۔ کسی پر دھاگے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ دیکھیے کس طرح اللہ تعالیٰ پر یہ لوگ جھوٹ بنا رہے ہیں۔ اور واضح گناہ ہونے کے لیے تو یہی کافی ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پر ایمان لانے کی بات ہمارے ساتھ کر رہے ہیں اور تمام کتاب والوں سے بھی کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب ہے قرآن کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا یعنی اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ایمان لاؤ یعنی! قرآن پاک کے سچ کو مان لو اور اس کی اطاعت کرو۔ جو ان سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے۔ اس سے پہلے ایمان لے آؤ کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کر تمہاری پشت کی طرف پھیر دیں یا تم پر اس طرح لعنت بھیج دیں۔ جس طرح ہم نے اصحاب سبت پر لعنت بھیج دی تھی اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہونے والا ہے۔

اس سے پہلے کہ میرا تم پر عذاب آجائے یا تم پر اس طرح لعنت بھیج دوں۔ جس طرح ہم نے اصحاب سبت پر لعنت بھیج دی تھی۔ اور میں تمہارے منہ لٹے پھیر کر پشت کی طرف کر دوں یا اس طرح کا عذاب دوں جس طرح سبت والوں کو بندرا اور سور بنا دیا گیا تھا۔

ان کے چہرے بدل دیے گئے اسی طرح تمہارے منہ لٹے پھیر دوں گا اس سے پہلے قرآن پر ایمان لے آؤ یعنی قرآن کو سچ مان لو اور اس کی اطاعت کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں کرے گا۔ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا جو گناہ وہ چاہے گا وہ معاف کر دے گا۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا۔ اُس نے بہت بڑا جھوٹ بنا لیا۔

کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاک سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے پاک کرے۔ یعنی صرف قرآن پاک کے ذریعے پاک ہو سکتا ہے۔ اور کسی پر دھاگے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اگر ہم نام نہاد مفسروں کی اطاعت کریں کہ اس طرح پاک ہو جائیں گے۔ تو یہ شرک ہے۔ دیکھیے کس طرح اللہ تعالیٰ پر یہ لوگ جھوٹ بنا رہے ہیں۔ اور واضح گناہ ہونے کے لیے تو یہی کافی ہے۔

﴿سورہ اعلیٰ- آیات 9 تا 15- پارہ 30﴾

پس آپ ﷺ نصیحت کیجئے اگر نصیحت نفع دے۔ جو ڈرتا ہے وہ تو نصیحت قبول کرے گا اور اس سے وہی دور رہے گا۔ جو بڑا بدنصیب ہے۔ جو بہت بڑی آگ میں داخل کیا جائے گا پھر وہاں نہ جسے گناہ مرے گا۔ بیشک وہ کامیاب ہو گا جس نے خود کو پاک کیا اور اپنے رب کا نام یاد کیا اور نماز پڑھتا رہا۔
خواتین و حضرات!

نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نصیحت کیجئے اگر نصیحت نفع دے۔ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ تو قرآن کو قبول کرے گا اور جو بڑا بدنصیب ہے وہ اس سے دور رہے گا اور آگ میں رہے گا بلاشبہ وہی کامیاب ہو گا جو پاک ہو یعنی جس نے نصیحت قبول کی قرآن پاک کو قبول کیا اور اپنی اصلاح کی وہی کامیاب ہو گا۔

خواتین و حضرات!

نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ ہم نے اپنی اصلاح قرآن پاک سے کرنی ہے قرآن پاک سے اصلاح کر کے خود کو پاک کرنا ہے جیسے اللہ تعالیٰ سورہ آل عمران کی آیت 164 پارہ 4 میں فرماتے ہیں کہ: ”یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ جب انہیں میں سے رسول بھیجا جو انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔“

خواتین و حضرات!

اگر ہم نے خود کو قرآن پاک کے ذریعے پاک نہ کیا تو ہم بھی گمراہ ہی ہیں۔

﴿سورہ آل عمران آیات 77 تا 80 پارہ 3﴾

بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔ اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ اور نہ ان کو پاک کرے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اور بے شک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اس طرح الجھادیتے ہیں کہ تم سمجھو گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے نہیں ہوتا اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ اس لیے کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور تم اس کو خود بھی پڑھتے ہو اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنا لو کیا وہ تمہیں نافرمانی کا حکم دے گا فرما برداری کے بعد یعنی کیا وہ تمہیں مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔ اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ اور نہ ان کو پاک کرے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یہ فرقہ پرست لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرقوں میں سے ایک فرقہ کے لوگوں کے رویے کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اس طرح الجھاتے ہیں کہ لوگ سمجھنے لگتے ہیں کہ شاید یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے۔ اور وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں۔ حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور دانائی اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ کہے گا کہ تم اللہ کے غلام بن جاؤ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پیغمبر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور وہ اس کو خود بھی پڑھتے ہیں اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنا لو کیا وہ تمہیں مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرما بردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا۔

خواتین و حضرات!

بہت سے فرقہ پرست لوگوں کو قرآن پاک کی دعوت دیں تو وہ بہت تکبرانہ انداز میں کہتے ہیں کہ تمام فرقے رسولؐ کی اطاعت کر رہے ہیں اور رسولؐ کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے کاش لوگوں نے قرآن سے اس کو سمجھا ہوتا تو وہ سمجھ جاتے کہ اس کا مطلب قرآن پاک کی اطاعت ہے۔ اور رسولؐ کبھی اپنی غلامی کا حکم نہیں دیتے۔ کیونکہ وہ خود اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں۔ اور اسی کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ یہ کبھی نہیں کہیں گے۔ کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنا لو کیا وہ تمہیں مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرما بردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا۔

﴿سورہ انفال آیت 36 تا 40 پارہ 9﴾

بے شک جو لوگ کافر ہیں۔ اور وہ اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔ وہ عنقریب خرچ کریں گے۔ پھر انہیں حسرت ہوگی۔ پھر وہ مغلوب کر دیے جائیں گے۔ اور جو لوگ کافر ہیں۔ وہ جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے۔ پھر ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان سب کو ایک ڈھیر بنا دیگا۔ اس ڈھیر کو جہنم میں ڈال دیگا۔ یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

کہہ دو جو کافر ہیں کہ اگر وہ باز آجائیں۔ تو ان کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ اور اگر پھر وہ ایسا ہی کریں۔ جو پہلے لوگوں کے حالات گزر چکے ہیں۔ تم ان سے لڑتے رہو۔ یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔ اور دین صرف اللہ تعالیٰ کیلئے باقی رہے۔ اگر وہ باز آجائیں تو بیشک اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔ اور اگر وہ منہ موڑ لیں تو جان لو۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہارا حمایتی ہے۔ وہ کیا خوب حمایتی ہے۔ اور اچھا مددگار ہے۔

خواتین و حضرات

ان آیات میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔ کافر یعنی فرقہ پرست اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔

تمام فرقہ پرستوں نے ایسی ایسی تعلیمات اپنے اپنے نام نہاد مفسروں کی کے نام سے ایجاد کر رکھی ہیں۔ جن کا نام منطوق ہے۔ فقہ ہے۔ ساری توجہ ان کو دی جاتی ہے۔ اور طرح طرح سے لوگوں کو قرآن پاک سے دور رکھا جاتا ہے۔ اور گمراہ کیا جاتا ہے۔ اور قرآن پاک کی اصل عبارت جسے اللہ تعالیٰ اپنی وصیت کہتے ہیں اپنا کلام کہتے ہیں۔ جو انسان کو پاک کرنے کے لیے آیا ہے۔ اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہوتی۔ فرقہ پرستی کا یہ حال ہے کہ جو ان کا نام نہاد مفسر قرآن پاک کا غلط مطلب بتا دے۔ وہی ان کا ایمان بن جاتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقہ بنانے سے منع کیا ہے۔ اور قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے۔ نام نہاد مفسر چالاکیوں سے کام لے کر لوگوں کو بیوقوف بنا کر فرقے پر لگا دیتے ہیں۔ یہ کام نام نہاد مفسر ہی کرتے ہیں۔ کہ فرقے کی بنیاد رکھتے ہیں۔ اور باقی لوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے وہ کافر بن جاتے ہیں۔ جس طرح شیطان نافرمانی کر کے کافر بنا تھا۔

اگر کوئی کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم نہیں ہے۔ تو سب قرآن پاک کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور اس بات کو وہ گستاخی کا روپ دے کر بات کرتے ہیں۔ حالانکہ گستاخ تو یہ خود ہیں کہ رسول ﷺ کے لائے ہوئے سچے پیغام کو جھٹلا رہے ہیں۔ اور اپنے نام نہاد مفسروں کو رسول ﷺ کے مقابلے پر لارہے ہیں۔ کیا رسول ﷺ نے کبھی اپنے پیغام میں ہمیں ان نام نہاد مفسروں کی غلامی کا حکم دیا ہے۔ رسول ﷺ تو ہمارے پاس ایک رب کی غلامی کا پیغام لائے۔ فرقہ پرست جاہل لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں۔ کوئی کہہ دے کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے معجزوں کے بارے میں کہا ہے۔ کہ رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے۔ تو یہ فرقہ پرست یعنی کافر مرتد قرآن پاک کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور لوگوں کو بیوقوف بناتے ہیں۔ اسی لیے تو انہیں قرآن پاک میں کافر کہا گیا ہے۔ اور قرآن پاک کے مقابلے میں کھڑے ہو کر معجزے ثابت کرتے ہیں۔ اس طرح یہ فرقے قرآن پاک کے خلاف کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے کا کام کرتے ہیں۔ یعنی رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کے خلاف کام کرتے ہیں۔ یعنی رسول ﷺ کے مخالف کام کرتے ہیں۔

آج کل ہر طرف فرقوں کا فساد گرم ہے۔ اور لوگ قرآن پاک کے نافرمان بنے ہوئے ہیں۔ یہ آیات ان لوگوں کے لیے ہیں۔ ان آیات کا مطلب ہے کہ سارے فرقے ختم ہو جائیں۔ اور دین صراحتاً اللہ تعالیٰ کے لیے باقی رہ جائے۔ یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور کوئی فرقہ نہ ہو۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں ان کا یہ حال ہونے والا ہے۔ زرا ان آیات میں دیکھیں۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی سچی آیات کو چھپاتے ہیں۔

﴿سورہ البقرہ۔ آیات 174 تا 176۔ پارہ 2﴾

جو لوگ ان باتوں کو چھپاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کی ہیں اور اس کام کے بدلے میں تھوڑا سا دنیاوی فائدہ اٹھا لیتے ہیں یہ لوگ دراصل اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے کلام کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور انہیں دکھ دینے والا عذاب ہوگا یہی لوگ ہیں جنہوں نے مغفرت کے بدلے عذاب اور ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی یہ لوگ دوزخ کی آگ پر کتنا صبر کرنے والے ہیں یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب سچ نازل کی تھی مگر جن لوگوں نے کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں دوڑ چاہتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک میں جو باتیں نازل کی ہیں جو لوگ اس کو اپنے دنیاوی مطلب کی خاطر چھپاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نہ تو ان سے بات کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا یعنی ان کے گناہ ان سے چھپے رہیں گے۔ ان کے گناہ دور نہیں کرے گا یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی کہ ان لوگوں نے قرآن پاک سے ہدایت لینے کے بجائے گمراہی خرید لی اور اس قرآن کے بدلے میں ان کی بخشش ہو جاتی تھی مگر انہوں نے عذاب خرید لیا ان لوگوں نے جہنم کی آگ پر صبر کیا ہے یہ سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو کتاب کو سچ نازل کیا تھا مگر جن لوگوں نے قرآن میں اختلاف کرتے ہیں وہ ضد میں بہت دور

چلے گئے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک کو سچ نازل کیا تھا۔ مگر جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں بڑی دور نکل گئے ہیں۔ جو لوگ قرآن پاک کے سچ میں اختلاف کر کے فرقے بنا کر خوش ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد میں کھڑے ہیں۔ ان آیات میں وہ اپنا حشر دیکھ لیں۔ کیونکہ وہ جہنم کی آگ پر بہت صبر کرنے والے ہیں۔

﴿سورہ یونس آیات 98 تا 103 پارہ 11﴾

پھر کوئی ہستی ایسی نہ تھی۔ جو ایمان لے آئی تو ان کا ایمان لانا ان کو نفع دیتا۔ سوائے یونسؑ کی قوم کے۔ جب وہ ایمان لے آئی۔ تو ہم نے ان پر دنیا میں زلت کا عذاب ہٹا دیا۔ اور انہیں ایک مدت تک فائدہ پہنچایا۔

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو جتنے بھی لوگ زمین میں ہیں۔ سب کے سب ایمان لے آتے۔ پھر کیا آپ ﷺ ان کو مجبور کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ مومن ہو جائیں۔ کسی انسان کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر ایمان لے آئے۔ اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر ناپاکی ڈال دیتا ہے۔ جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ کہہ دیجیے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے۔ اس میں غور کرو۔ اور معجزے اور ڈرانے والے یعنی رسول ان لوگوں کے کام نہیں آسکتے جو ایمان نہیں لاتے۔ وہ صرف ایسے ہی واقعات کا انتظار کر رہے ہیں۔ جو ان سے پہلے لوگوں کو ان کی زندگی میں پیش آئے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ تم بھی انتظار کرو۔ میں تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ پھر ہم اپنے رسولوں اور ان لوگوں کو جو ایمان والے ہیں۔ ان کو ہم نجات دیتے ہیں۔ اس طرح ہم پر ایمان والوں کا حق ہے۔ کہ ہم ان کو نجات دیں گے۔ خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ پہلے اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ پھر کوئی ہستی ایسی نہ تھی۔ جو ایمان لے آتی تو ان کا ایمان لانا ان کو نفع دیتا۔ سوائے یونسؑ کی قوم کے۔ جب وہ ایمان لے آئی۔ تو ہم نے ان پر دنیا میں زلت کا عذاب ہٹا دیا۔ اور انہیں ایک مدت تک فائدہ پہنچایا۔

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو جتنے بھی لوگ زمین میں ہیں۔ سب کے سب ایمان لے آتے۔ پھر کیا آپ ﷺ ان کو مجبور کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ مومن ہو جائیں۔ کسی انسان کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر ایمان لے آئے۔ اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر ناپاکی ڈال دیتا ہے۔ جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

جو لوگ ایمان نہیں لاتے۔ یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور اس کی اطاعت نہیں کرتے ایسے بے ایمانوں کے لیے کوئی معجزہ اور رسول ان کے لیے کچھ نہیں کر سکتے۔ وہ صرف ایسے ہی واقعات کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ جو ان سے پہلے لوگوں کو ان کی زندگی میں پیش آئے۔ تم بھی انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں شامل ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ خطاب فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ہم اپنے رسولوں اور ان لوگوں کو جو ایمان والے ہیں۔ ان کو ہم نجات دیتے ہیں۔ اس طرح ہم پر ایمان والوں کا حق ہے۔ کہ ہم ان کو نجات دیں گے۔

﴿سورہ آل عمران آیات 175 تا 179 پارہ 4﴾

اور آپ ﷺ کو وہ لوگ غم زدہ نہ کر دیں۔ جو کفر میں تیزی دکھا رہے ہیں۔ بیشک وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہ رکھے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ بیشک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے میں کفر خریدا وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ وہ لوگ جو کافر ہیں۔ ہرگز یہ خیال نہ کریں۔ کہ بے شک ہم انہیں مہلت دے رہے ہیں۔ وہ ان کے لیے بہتر ہے۔

بے شک یہ مہلت تو ہم اس لیے دے رہے ہیں۔ تاکہ وہ اپنے گناہ میں زیادہ ہو جائیں۔ اور ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہرگز ایمان والوں کو اس حال میں نہیں چھوڑے گا۔ جس پر تم ہو۔ یہاں تک کہ وہ پاک کونا پاک سے الگ کر دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے۔ کہ تمہیں غیب سے خبردار کر دے۔ اور لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنے رسولوں میں سے چن لیتا ہے۔ بس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور پرہیزگار رہو۔ تو تمہارے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان کے بدلے کفر خریدنے والوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کسی فرقے کی اطاعت کرنے والوں کی بات کر رہے ہیں۔ وہ لوگ جو کافر ہیں۔ ہرگز یہ خیال نہ کریں۔ کہ بے شک ہم انہیں مہلت دے رہے ہیں۔ وہ ان کے لیے بہتر ہے۔ بے شک یہ مہلت تو ہم اس لیے دے رہے ہیں۔ تاکہ وہ اپنے گناہ میں زیادہ ہو جائیں۔ اور ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہرگز ایمان والوں کو اس حال میں نہیں چھوڑے گا۔ جس پر تم ہو۔ یہاں تک کہ وہ پاک کونا پاک سے الگ کر دے گا۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پاک اور ناپاک کو الگ الگ کر دیتے ہیں۔ یعنی جو قرآن پاک کے ذریعے پاک ہوئے ہوں گے۔ اور فرقہ پرستوں کو یعنی پرہیزگار اور گمراہ کو الگ کر دیتے ہیں۔

﴿ سورہ توبہ آیات 124 تا 125 پارہ 11

اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے۔ تو ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ اس سورت نے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ کیا۔ پس جو لوگ ایمان لائے ہیں۔ اس سورت نے ان کے ایمان میں اضافہ کیا ہے۔ اور وہی خوش ہوتے ہیں۔ اور وہ لوگ جنکے دلوں میں بیماری ہے۔ تو اس سورت نے ناپاکی پر مزید ناپاکی کا اضافہ کر دیا۔ اور وہ مرے تو کافر ہی مر گئے۔ خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ جن کے دلوں میں تھی وہ قرآن پاک کی کوئی سورت نازل ہونے والوں پر ایمان والوں کا مذاق اڑاتے کہ اس سورت نے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ کیا۔ پس جو لوگ ایمان لائے ہیں۔ اس سورت نے ان کے ایمان میں اضافہ کیا ہے۔ اور وہی خوش ہوتے ہیں۔ اور وہ لوگ جنکے دلوں میں بیماری ہے۔ تو اس سورت نے ناپاکی پر مزید ناپاکی کا اضافہ کر دیا۔ یعنی گمراہی میں اور اضافہ کر دیا اور وہ مرے تو کافر ہی مرے۔

﴿ سورہ نازعات آیات 15 تا 19 پارہ 30

کیا آپ کو موسیٰؑ کی خبر پہنچی ہے۔ جب ان کے رب نے ان کو طوبیٰ کی مقدس وادی میں پکارا۔ کہ فرعون کے پاس جاؤ۔ بے شک اس نے سرکشی کی ہے۔ پس کہو کیا تو پاک ہونا چاہتا ہے۔ اور میں تجھے رب کی ہدایت دوں تاکہ تو ڈرے۔ خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کے پاس بھیجا۔ جو سرکش ہو رہا تھا۔ کہ اُس سے پوچھو کہ کیا تو چاہتا ہے کیا تو پاک ہونا چاہتا ہے۔ یعنی اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہے۔ جس کے لیے تجھے ہدایت یعنی تورات دوں۔

﴿ سورہ بنی اسرائیل آیات 41 تا 44 پارہ 15

اور اس قرآن پاک میں ہم نے لوگوں کے لیے طرح طرح سے بیان کیا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ مگر ان کی نفرت زیادہ ہی ہوتی گئی کہہ دیجئے کہ اگر اس کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ وہ کہتے ہیں تو اس صورت میں وہ عرش کے مالک کی طرف کوئی ضرور راستہ تلاش کر لیتے وہ ایسی باتوں سے پاک ہے۔ وہ بہت بلند ہے ساتوں آسمان اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے سب اُس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے بے شک وہ بڑے تحمل والا بخشنے والا ہے۔ خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور اس قرآن پاک میں ہم نے لوگوں کے لیے طرح طرح سے بیان کیا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ مگر ان کی نفرت زیادہ ہی ہوتی گئی۔ پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ وہ کہتے ہیں تو وہ بھی ضرور اُس کی طرف راستہ تلاش کرتے۔ اللہ تعالیٰ ایسی باتوں سے پاک ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں وہ بہت بلند ہے ساتوں آسمان اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے سب اُس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے بے شک وہ بڑے تحمل والا بخشنے والا ہے۔ خواتین و حضرات!

قرآن پاک تو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ ہے ان کی طرف جانے والا راستہ کون سا ہے

پھر لوگوں نے یہ تلاش کرنا تھا۔

﴿ سورہ توبہ آیات 95 تا 97 پارہ 11

عن قریب وہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔ جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔ تاکہ تم ان سے درگزر کرو۔ بس تم ان سے درگزر رہی کرو۔ بے شک وہ ناپاک ہیں۔ اور ان کا ٹھکانہ دو ذخ ہے۔ ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔ کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں سے ہرگز راضی نہیں ہوگا۔ دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔ اور اسی لائق ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔ اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ دیہاتی اور ان پڑھ لوگوں کی بات کر رہے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ عن قریب وہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔ جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔ تاکہ تم ان سے درگزر کرو۔ بس تم ان سے درگزر رہی کرو۔ بے شک وہ ناپاک ہیں۔ اور ان کا ٹھکانہ دو ذخ ہے۔ ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔ کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں سے ہرگز راضی نہیں ہوگا

دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔ اور اسی لائق ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔ اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو لوگ قرآن پاک کی حدود سے واقف نہ ہوں۔ وہ ناپاک ہیں۔

خواتین و حضرات!

آئیں قرآن پاک سے دو مسجدیں دیکھتے ہیں۔ ایک مسجد میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو کھڑے ہونے کی اجازت دے رہے ہیں۔ اور دوسری مسجد میں کھڑے نہ ہونے کا حکم دے رہے ہیں۔

آئیں قرآن پاک سے اس بات کا جواب اور تفصیل دیکھتے ہیں

سورہ توبہ آیت 108 پارہ 11

آپ ﷺ اس مسجد میں کبھی بھی کھڑے نہ ہوں۔ البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے ہی دن پر ہیز گاری پر رکھی گئی ہے۔ اس کا زیادہ حق رکھتی ہے۔ کہ آپ ﷺ اس میں کھڑے ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ وہ پاک ہو جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک ایسی مسجد کی بات کر رہے ہیں۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ وہ مسجد زیادہ حق رکھتی ہے کہ آپ ﷺ اس میں کھڑے ہوں۔ یہ وہ مسجد ہے۔ جس کی بنیاد پر ہیز گاری پر رکھی گئی ہے۔ جس میں ایسے لوگ ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ وہ پاک ہو جائیں۔ اور اس اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

خواتین و حضرات!

آئیں قرآن پاک سے اس آیت کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔ تاکہ آپ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو فرقے بنانے والوں کی مسجد میں کھڑے نہ ہونے کا حکم دے رہے ہیں

﴿ سورہ توبہ آیات 107 تا 111 پارہ 11 ﴾

اور وہ لوگ جنہوں نے مسجد ضرار کفر کرنے کے لیے اور مومنوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے اور ان لوگوں کو پناہ دینے کے لیے مسجد بنائی۔ جو پہلے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے لڑتے ہوں۔ اور البتہ وہ قسمیں کھائیں گے۔ کہ ہمارا بھلائی کے سوا اور کوئی ارادہ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے۔ کہ بے شک یہ جھوٹے ہیں۔ آپ ﷺ اس مسجد میں کھڑے نہ ہوں۔ البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پر ہیز گاری پر رکھی گئی ہو۔ اس بات کی زیادہ حقدار ہے۔ کہ آپ ﷺ اس میں کھڑے ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ وہ پاک ہو جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

تو کیا وہ انسان جو اپنی عمارت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے ڈر اور اس کی رضا پر قائم کرے۔ وہ زیادہ بہتر ہے۔ یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسی وادی کے کنارے رکھی ہو۔ جو گرنے کو ہو۔ پھر اس کو دو ذرخ کی آگ میں گرا دے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ان کی جو عمارت جو انہوں نے بنائی۔ ان کے دلوں میں شک ڈالنے والی ہے۔ مگر صرف کہ ان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کا مال خرید لیا ہے۔ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے لڑتے ہیں۔ وہ قتل کرتے ہیں۔ اور قتل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ وعدہ تو رات انجیل اور قرآن میں سچا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنے وعدے کو کون پورا کرنے والا ہے۔ بس تم خوش رہو۔ اس سودے پر۔ جو تم نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے۔ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آیات میں ان لوگوں کی بات کر رہے ہیں۔ جو کفر کرنے کے لیے اور مومنوں میں اختلافات پیدا کرنے کے لیے مسجد ضرار بنائی یعنی فرقہ پرستی کے لیے اور مومنوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے مسجد بنائی۔ حالانکہ وہ قسمیں کھاتے ہیں۔ کہ ان کا ارادہ بھلائی کے سوا اور کوئی نہیں۔ مگر ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔ کہ بے شک یہ جھوٹے ہیں۔ کیونکہ یہ کفر کرنے یعنی فرقہ بنانے اور مومنوں میں اختلاف پیدا کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے فرمایا۔ کہ وہ مسجد جس کی بنیاد پر ہیز گاری پر رکھی گئی ہو۔ اس بات کی زیادہ حقدار ہے۔ کہ رسول ﷺ اس میں کھڑے ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ وہ پاک ہو جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ تو کیا وہ انسان جو اپنی عمارت اللہ تعالیٰ کے ڈر اور اس کی رضا پر قائم کرے۔ وہ زیادہ بہتر ہے۔ یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسی وادی کے کنارے رکھی ہو۔ جو گرنے کو ہو۔ پھر اس کو جہنم کی آگ میں گرا دے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ایسے لوگ جو عمارتیں یعنی مسجدیں بناتے ہیں۔ وہ ان کے دل میں شک ڈالنے والی ہے۔ مگر صرف یہ کہ ان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کو فرقہ واریت سے کتنی نفرت ہے۔ کہ فرقہ پر بننے والی مسجد میں رسول ﷺ کو کھڑے ہونے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ یہ کفر کرنے یعنی فرقہ بنانے کے لیے اور مومنوں میں اختلاف ڈالنے کے لیے ہے۔ ایسے لوگوں کی مسجد کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ وہ ایسی وادی کے کنارے پر ہے۔ جو

وادی میں گرنے والی ہو۔ اور پھر ان کو لے کر جہنم میں گرے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان فرقہ بنانے والوں کے دلوں کے بارے میں کہتے ہیں۔ کہ شک میں پڑیں رہیں گے۔ یہاں تک کہ اُن کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی مسجد کی بات کر رہے ہیں۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ وہ مسجد زیادہ حق رکھتی ہے کہ آپ ﷺ اس میں کھڑے ہوں۔ یہ وہ مسجد ہے۔ جس کی بنیاد پر ہیز گاری پر رکھی گئی ہو۔ جس میں ایسے لوگ ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ وہ پاک ہو جائیں۔ اور اس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی رضا پر قائم کی گئی ہو۔

﴿سورہ ابراہیم۔ آیت 23 تا 29۔ پارہ 13﴾

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے ان کو ایسے باغات میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اپنے رب کی اجازت سے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کی دعا سلام ہوگی کیا آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح پاک بات کی مثال بیان کرتا ہے جیسے وہ ایک پاک درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ وہ ہر وقت اپنے رب کی اجازت سے ہر وقت پھل لاتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور ناپاک بات کی مثال ایک ناپاک درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر سے ہی اکھاڑ لیا جائے۔ اس کے لیے کوئی مضبوطی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں مضبوط بات سے دنیا اور آخرت کی زندگی میں ثابت قدم رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی کتاب کو کفر سے بدل ڈالا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا "دوزخ" جس میں وہ داخل ہوئے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی پاک باتوں کے بارے میں بات کر رہا ہے اپنی باتوں کے بارے میں بات کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر بات جو قرآن پاک میں موجود ہے وہ اس طرح مضبوط بات ہے جس کی شاخیں آسمان میں ہیں اور جڑ زمین میں مضبوط ہے وہ اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اللہ تعالیٰ کی پاک باتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اجازت سے ہر وقت پھل دیتا ہے۔ قرآن پاک کی باتوں پر عمل ہر وقت پھل دیتا ہے جب ہم قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے کھولتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایمان والے لوگوں کو اپنی پاک اور مضبوط باتوں سے ثابت قدم رکھتا ہے۔

اور جو گمراہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن کو بدل کر کفر کیا ہے اور لوگوں کو تباہی کے دہانے پر لاکھڑا کیا ہے یہ لوگ دوزخ میں جانے والے ہیں۔ یعنی فرقہ پرست لوگ۔۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی نعمت تھا مگر فرقہ پرستوں نے رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ لے کر تفسیر کی آڑ میں قرآن بدل دیا اور ہمیں اس سے دور کر دیا۔ فرقہ پرست "دوزخ" میں جس میں وہ داخل ہوئے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

باب سوئم

قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کرنے والوں کے نام اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے خطاب
یعنی قرآن پاک سے گمراہ یعنی بے خبر رہنے والوں کے نام اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے خطاب

﴿سورہ یونس۔ آیات 108 تا 109۔ پارہ 11﴾

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے سچ آچکا ہے اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین و حضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے سچ آچکا ہے اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

آپ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کا دلوں کو جواب سن لیا کہ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں کیونکہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا سچ پہنچ چکا ہے۔ اب جو ہدایت قرآن پاک سے اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا بھلا کرتا ہے اور جو قرآن پاک کی ہدایت اختیار نہیں کرتا ہے اور گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان خود ہی اٹھائیں گے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

خواتین و حضرات!

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ دراصل یہ رسول ﷺ کا مکمل خطاب ہے۔ جو ہمارے نام ہے۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ جو لوگ قرآن پاک کی ہدایت پر نہیں ہیں وہ گمراہ ہیں۔ اور قرآن پاک کی اطاعت کرنے والوں کے لیے صبر کا حکم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بہترین فیصلے کے انتظار کا حکم ہے۔

﴿ سورہ نمل - آیت 91 کا آخری حصہ تا 92 - پارہ 20

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبردار بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں اب جو انسان ہدایت پر آتا ہے تو اپنے بھلے کیلئے آتا ہے اور جو گمراہ رہا تو بس آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف ایک خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نبی کریم ﷺ قیامت تک آنے والوں سے کہہ رہے ہیں۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بننے کا حکم دیا گیا ہے۔ یعنی مسلم بن کر رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور تم لوگوں کو بھی قرآن پاک پڑھ کر سنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اب جو ہدایت پر آتا ہے تو وہ اپنے بھلے کے لئے آتا ہے۔ اور جو گمراہ رہتا ہے۔ تو اس سے کہہ دیجئے کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے نبی ﷺ کا دو ٹوک جواب سن لیا کہ میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں۔ خود بھی قرآن پاک کے فرمانبردار رہے اور اور اگر کوئی قرآن پاک کی ہدایت حاصل نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار نہیں بنتا یعنی مسلم نہیں بنتا۔ اور گمراہ رہتا ہے۔ تو اُس سے نبی ﷺ کہہ رہے ہیں۔ تو صرف خبردار کرنے والا ہوں۔

﴿ سورہ ذمر - آیت 41 - پارہ 24

بلاشبہ ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آ گیا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

خواتین و حضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ بے شک ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آ گیا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سن لیا کہ آپ ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں اور یہ جو اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام نام نہاد مسلمانوں کے نام ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں تک قرآن پاک کا سچ رسول ﷺ کے ذریعے پہنچا دیا ہے۔ پھر بھی کوئی ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرتا ہے تو وہ خود نقصان کا ذمہ دار ہے۔ اور رسول ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں۔ یعنی قرآن پاک سے بے خبر رہنے والوں کے وکیل رسول ﷺ نہیں ہیں۔

﴿ سورہ عنکبوت - آیت 50 - پارہ 21

اور وہ کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر معجزے کیوں نہیں اتارے گئے آپ ﷺ کہیے کہ معجزے تو صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں میں تو واضح خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے نبی ﷺ کا دو ٹوک جواب سن لیا کہ میں تو واضح خبردار کرنے والا ہوں۔ سوال ہے کیا ہم قرآن پاک سے خبردار ہو چکے ہیں!!!

﴿ سورہ جن آیات 21 تا 23 پارہ 29

آپ ﷺ کہہ دیجئے۔ کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔ اور نہ بھلائی دینا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجئے۔ کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔ اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پاسکتا ہوں۔ صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچانا دینا ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی دراصل قرآن پاک کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔ یعنی اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کا مطلب قرآن پاک کی فرمانبرداری ہے۔۔۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں لوگوں کا دو ٹوک جواب موجود ہے کہ نبی ﷺ کے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے نہ بھلائی نہ برائی وہ کہتے ہیں کہ مجھے بھی کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا میں صرف اتنا ہی کر سکتا ہوں کہ قرآن پاک لوگوں تک پہنچاؤں اور اگر کوئی طبع اللہ و طبع الرسول کی نافرمانی کرے گا یعنی قرآن پاک کی

نافرمانی کرے گا تو وہ جہنم میں ہمیشہ رہے گا قرآن پاک کی اطاعت کا مطلب ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول۔

﴿سورہ نساء۔ آیت 79 کا آخری حصہ تا 80۔ پارہ 5﴾

آپ ﷺ کو تو ہم نے لوگوں کے لئے پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے جس نے پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی ہی اطاعت کی اور جو پھر گیا۔ تو آپ ﷺ کو ہم نے ان کو بچانے والا بنا کر نہیں بھیجا۔
خواتین و حضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دو ٹوک جواب سن لیا کہ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا لوگوں کو بچانے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ اپنا پیغام یعنی قرآن پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ اور جو کوئی اس پیغام سے پھر گیا۔ تو آپ ﷺ کو ہم نے ان کو بچانے والا بنا کر نہیں بھیجا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے والے ہیں۔ نہ کہ لوگوں کو بچانے والے۔

﴿سورہ الغاشیہ۔ آیات 31 تا 36۔ پارہ 30﴾

آپ ﷺ نصیحت کرتے رہے۔ بیشک آپ تو نصیحت کرنے والے ہیں۔ آپ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں مگر جو پھر گیا اور کفر کیا۔ اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑا عذاب دے گا بے شک ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کر آنا ہے پھر بے شک ہمارے ہی ذمہ حساب لینا ہے۔
خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ آپ ﷺ لوگوں پر زبردستی کرنے والے نہیں

ہیں۔ آپ ﷺ صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔ مگر جس نے کفر کیا یعنی فرقہ بنایا اور پھر گیا یعنی مرتد ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑا عذاب دے گا بے شک ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کر آنا ہے پھر بیشک ہمارے ہی ذمہ حساب لینا ہے۔

﴿سورہ مزمل۔ آیت 9 پارہ 29﴾

اور آپ ﷺ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتے رہے۔ اور سب کو چھوڑ کر صرف اسی کے ہو جائیے وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس لئے آپ اسی کو اپنا وکیل بنا لیجئے۔
خواتین و حضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دو ٹوک جواب سنا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس لائق نہیں۔ جس کی غلامی کی جائے۔ اسی کو اپنا وکیل بنا لیجئے اور سب کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے ہو جائیے۔

﴿سورہ النعام۔ آیات 65 تا 68۔ پارہ 7﴾

آپ ﷺ ان سے کہیے کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے کوئی عذاب نازل کرے یا تمہیں فرتے فرتے بنا کر ایک دوسرے سے لڑائی کا مزہ چکھا دے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے اپنی آیات بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھ جائیں اور آپ کی قوم نے اس (قرآن) کو جھٹلایا ہے حالانکہ وہ سچ ہے آپ ﷺ ان سے کہیے میں کوئی تمہارا وکیل نہیں ہوں ہر چیز کے ظاہر ہونے کا ایک وقت مقرر ہے اور عن قریب آپ کو سب کچھ معلوم ہو جائے گا اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں جھگڑتے ہیں تو ان کے پاس مت بیٹھیں یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں نہ لگ جائیں اور اگر آپ کو شیطان بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ فرما رہے ہیں کہ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں یہ بات ان لوگوں کے لئے کہی جا رہی ہے جنہوں نے قرآن پاک کے سچ کو جھٹلایا۔

ظالم کا مطلب قرآن پاک میں فرقہ پرست بنایا گیا ہے۔ جنہوں نے قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقہ بنالیے۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔ تو ان کے پاس بیٹھنے کی اجازت بھی اللہ تعالیٰ نہیں دے رہے۔ یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں نہ لگ جائیں اور اگر آپ کو شیطان بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھیں۔

ان آیات میں رسول اللہ ﷺ فرقہ پرستوں کو دو ٹوک جواب ہے۔ میں کوئی تمہارا وکیل نہیں ہوں ہر چیز کے ظاہر ہونے کا ایک وقت مقرر ہے اور عن قریب آپ کو سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔

ان آیات میں فرقہ پرستی کو اللہ تعالیٰ کا عذاب کہا گیا ہے۔ جو قرآن پاک کو جھٹلانے کی وجہ سے آتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔ فرقہ پرست قرآن پاک کے سچ کو جھٹلا کر فرقے بناتے ہیں۔ اس لیے قرآن پاک کو جھٹلانے کی وجہ سے عذاب آتے ہیں۔

﴿سورہ ”ق“ آیت 45- پارہ 26﴾

ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہتے ہیں اور آپ ﷺ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں بس آپ ﷺ اس قرآن سے ہر اس انسان کو نصیحت کریں جو میرے عذاب کی دھمکی سے ڈرے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دو ٹوک جواب سن لیا کہ آپ ﷺ لوگوں پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں بس قرآن پاک کی نصیحت پہنچانے والے ہیں۔

﴿سورہ انعام آیت 159 پارہ 8﴾

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں۔ اور گروہ بن گئے ہیں۔ آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔ بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اُن کو خود بتائے گا۔ کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں۔ آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اُن کو خود بتائے گا۔ کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیا۔ چاہے آپ کا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو۔ رسول ﷺ کا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

﴿سورہ شوریٰ۔ آیت 48 کا پہلا اور دوسرا حصہ۔ پارہ 25﴾

پھر اگر وہ پھر جائیں تو ہم نے آپ ﷺ کو ان کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا آپ ﷺ کے ذمہ تو پیغام پہنچا دینا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دو ٹوک جواب سن لیا جو لوگ قرآن پاک سے مرتد ہو کر فرقے بناتے ہیں۔ یہ لوگ قرآن پاک سے پھر چکے ہیں۔ ایسے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم کو بچانے والا بنا کر نہیں بھیجا مرتدوں کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا آپ کا کام تو بس اللہ تعالیٰ کا پیغام یعنی قرآن پاک پہنچا دینا ہے۔ آئیں ان آیات کو زرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

﴿سورہ شوریٰ۔ آیات 44 تا 48۔ پارہ 25﴾

اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے تو اس کے بعد اس کا کوئی ولی نہیں ہے اور آپ ظالموں کو دیکھیں گے کہ جب وہ عذاب دیکھ لیں گے تو وہ کہیں گے کہ کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے اور آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ اس کے سامنے لائے جائیں گے تو ذلت کے مارے ڈرے چھپی نگاہ سے سے دیکھتے ہوں گے اور ایمان والے کہیں گے کہ واقعی نقصان میں تو وہی رہے جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو قیامت والے دن خسارے میں ڈالا۔ سن لو بے شک ظالم ہمیشہ کیلئے عذاب میں رہنے والے ہیں اور ان کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ولی نہیں ہوگا جو ان کی مدد کرے اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کیلئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ اپنے رب کو قبول کر لو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے اس دن نہ تمہارے لئے کوئی پناہ گاہ ہوگی اور نہ تم انکار کر سکو گے پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو ہم نے آپ ﷺ کو ان کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا آپ کے ذمہ تو بس مبین پہنچا دینا ہے اور بے شک جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر لوگوں کو ان کے بد اعمالیوں کی بدلے میں جو وہ اپنے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ اس کے بدلے میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو پھر انسان کفر کرنے لگتا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے صرف خود کو ولی کہا اور آپ ﷺ کیلئے فرمایا کہ وہ لوگوں کی حفاظت کرنے والے نہیں ہیں بچانے والے نہیں ہیں آپ کا کام تو بس پیغام یعنی قرآن پہنچا دینا تھا اور جنہم سے بچانے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

اپنے رب کو قبول کر لو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے۔

﴿سورہ شوریٰ۔ آیت 6۔ پارہ 25﴾

اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کو اپنا ولی بنا لیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی نگرانی کر رہا ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دو ٹوک جواب سن لیا کہ نبی کریم ﷺ ان لوگوں کے وکیل نہیں ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو اپنا ولی بنا رکھا ہے اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

﴿سورہ شوریٰ- آیت 9 تا 10- پارہ 25﴾

کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ ولی بنا رکھے ہیں حالانکہ ولی تو صرف اللہ تعالیٰ ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر شے پر قادر ہے اور جس بات میں تم اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے وہی اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔
خواتین و حضرات!

آپ نے رسول ﷺ کا جواب سن لیا کہ ولی تو صرف اللہ تعالیٰ ہے جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اختلاف رکھنے والوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہی کرے گا۔ یعنی فرقہ پرستوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہی کرے گا۔

﴿سورہ ہود- آیت 12- پارہ 12﴾

ایسا نہ ہو کہ آپ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے آپ اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیں اور اسی وجہ سے آپ کا دل تنگ ہو کہ وہ کہیں گے کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہ اتارا گیا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا آپ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں اور ہر چیز کا وکیل تو اللہ تعالیٰ ہے۔
خواتین و حضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دو ٹوک جواب سن لیا کہ نبی کریم ﷺ تو قرآن پاک سے خبردار کرنے والے ہیں اور وکیل تو ہر چیز کا اللہ تعالیٰ ہے۔

﴿سورہ انعام- آیات 66 تا 67- پارہ 7﴾

اور آپ کی قوم نے اس یعنی قرآن پاک کو جھٹلادیا حالانکہ وہ سچ ہے آپ ﷺ ان سے کہیے کہ میں کوئی تمہارا وکیل نہیں ہوں ہر چیز کے ظہور کا وقت مقرر ہے عنقریب آپ کو سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔
خواتین و حضرات!

آپ نے نبی کریم ﷺ کا دو ٹوک جواب سن لیا یہ جواب ان لوگوں کیلئے ہے جنہوں نے قرآن پاک کے سچ کو جھٹلا رکھا ہے لوگوں کو قرآن دکھایا جائے تو وہ فضول باتیں کرنے لگتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے لئے نبی کا دو ٹوک جواب ہے کہ میں کوئی تمہارا وکیل نہیں ہوں۔ تمہیں اس کا پتہ جلد ہی چل جائے گا کہ قرآن پاک سچ تھا۔ کیونکہ ہر کام ہونے کا وقت مقرر ہوتا ہے۔

﴿سورہ احزاب- آیت 1 تا 3- پارہ 21﴾

اے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور کافروں اور منافقین کی اطاعت نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔ جو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں وحی کی جاتی ہے اس کی اطاعت کرو بے شک اللہ تعالیٰ ہر اس بات سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو اور اللہ تعالیٰ تمہارا وکیل ہونے کیلئے کافی ہے۔
خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو حکم دے رہے ہیں۔ کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرو۔ یعنی فرقہ پرستوں کی اطاعت نہ کرو۔ یہ اُس دور کے فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کیلئے کہہ رہے ہیں اور وکیل ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

﴿سورہ تغابن- آیت 12- پارہ 28﴾

اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم پھر جاؤ تو ہمارے رسول کے ذمہ تو واضح پیغام پہنچا دینا ہے۔ یا اس کا ترجمہ یوں بھی کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو پھر اگر تم پھر جاؤ تو ہمارے رسول کے ذمہ تو مبین پہنچا دینا ہے۔
خواتین و حضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دو ٹوک جواب سن لیا کہ رسول کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہوتا ہے پھر اس پیغام سے پھر جانا یعنی مرتد ہو جانا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی ہے۔ جبکہ پیغام کی فرمانبرداری اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے۔ قرآن پاک کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے۔

﴿سورہ بنی اسرائیل- آیت 93 کا آخری حصہ- پارہ 15﴾

آپ ﷺ کہیے میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے نبی ﷺ کا دو ٹوک جواب سن لیا کہ میں تو صرف قرآن پاک پہنچانے والا انسان ہوں۔

سورہ نور- آیت 54- پارہ 18

آپ ﷺ کہہ دیجئے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم پھر جاؤ تو اُس کے ذمہ تبلیغ کا بوجھ ہے اور تم اپنے بوجھ کے خود ذمہ دار ہو اور اگر ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول کے ذمہ تو مبین پہنچا دینا ہے۔
خواتین و حضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دو ٹوک جواب سنا کہ نبی کے ذمہ تو قرآن پاک کی تبلیغ کا بوجھ ہے اور ہمارے ذمہ اس تبلیغ کو قبول کرنے کا بوجھ ہے اور یہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے۔ رسول ﷺ کے ذمے مبین یعنی قرآن پاک پہنچا دینا ہے۔

سورہ فرقان- آیت 30 تا 31- پارہ 19

رسول کہیں گے اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں اور آپ کا رب ہدایت دینے اور مدد کرنے کو کافی ہے۔
خواتین و حضرات!

آپ نے رسول ﷺ کے مجرموں کے بارے میں دو ٹوک جواب سنا یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں سنا جنہوں نے خود قرآن چھوڑا ہوا ہے اور لوگوں سے بھی چھڑا رکھا ہے۔ یہ رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔ ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے بھی نہیں ڈرنا ہمیں کسی کی مدد اور راہنمائی نہیں چاہیے ہماری مدد اور راہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔ آئیں ان آیات کو ذرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ فرقان- آیت 25 تا 31- پارہ نمبر 19

اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا اور ایک بادل نمودار ہوگا اور فرشتوں کو لگا تار اتارا جائے گا اس دن حقیقت میں بادشاہی اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور وہ دن کافر کیلئے بے حد سخت ہوگا اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا۔ اور کہے گا۔ کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ اپنایا ہوتا۔ ہائے میری کسختی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھے نصیحت یعنی قرآن پاک مل جانے کے بعد گمراہ کر دیا اور شیطان تو انسان کو سوا کرنے والا ہے اور رسول ﷺ کہیں گے۔ کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کیلئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں۔ اور آپ کا رب ہدایت کرنے اور مدد کرنے کو کافی ہے۔
خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں۔ ان آیات میں کافر اور ظالم فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت والے دن کافر اور ظالم بچھتائیں گے اور ہاتھ چبائیں گے کہ کاش میں نے رسول کا راستہ اختیار کیا ہوتا کہ کاش فلاں شخص میرا دوست نہ ہوتا۔ اس نے تو میرے پاس نصیحت آ جانے کے بعد مجھے گمراہ کر دیا اور رسول گواہی دیں گے اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے۔ اے میرے رب میری قوم نے قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں
خواتین و حضرات:

جن لوگوں نے فرقے بنائے ہوئے ہیں اور قرآن پاک کو چھوڑ کر فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ ایسے تمام لوگ نبی کے دشمن ہیں۔ ان آیات کو بار بار پڑھیں آپ کو انشاء اللہ سمجھ آ جائے گی۔
خواتین و حضرات!

کیا ہم نے رسول کا راستہ قرآن پاک اختیار کیا ہوا ہے یا ہم وہ لوگ ہیں جن کی شکایت ہونے والی ہے۔

سورہ نحل- آیات 82 تا 83- پارہ 14

پھر اگر وہ پھر جائیں تو بیشک آپ کا ذمہ مبین پہنچا دینا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پہنچانتے ہیں پھر بھی اس کا انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر کافر ہیں۔
خواتین و حضرات!

قرآن پاک میں فرقہ بنانے والے کو کافر کہا گیا ہے۔

ان آیات میں ہمارا دو ٹوک حال اور صورتحال موجود ہے نبی ﷺ نے تو قرآن پاک پہنچا دیا ہے لوگ جانتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے نعمت ہے پھر بھی ہم اس کا انکار کرنے والے بنے ہوئے ہیں۔ کیونکہ لوگ فرقے بنا کر کافر بن چکے ہیں۔

سورہ المائدہ- آیت 92- پارہ 6

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور بیچ جاؤ پھر اگر تم پھر گئے تو جان لو کہ ہمارے رسول ﷺ پر تو بس مبین پہنچا دینا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دو ٹوک سنا۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت قرآن پاک کے پیغام کی اطاعت میں ہے اگر ہم نے قرآن پاک سے پھر گئے یعنی مرتد ہو گئے تو نبی ﷺ کے ذمہ ہم تک قرآن پاک پہنچانا ہے۔ ہم لوگ فرقے بنا کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نافرمان بن چکے ہیں۔ قرآن پاک سے پھر گئے۔ مرتد ہو گئے۔

﴿ سورہ یونس - آیت 101 پارہ 11

کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس میں غور کرو اور معجزے اور خبردار کرنے والے یعنی رسول ان لوگوں کے کام نہیں آسکتے جو ایمان نہیں لاتے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے رسول ﷺ کا دو ٹوک جواب سنا کہ کوئی معجزہ اور رسول ان لوگوں کے کام نہیں آنے والا۔ جو ایمان نہیں لاتے ایمان کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے سچ کو نہیں مانتا اور اس کی اطاعت نہیں کرتا کوئی معجزہ اور کوئی رسول ان کے کام نہیں آسکتا یہ اللہ تعالیٰ کا دو ٹوک جواب ہے۔

﴿ سورہ زخرف - آیت 87 تا 89 پارہ 25

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور کہیں گے ”اللہ تعالیٰ نے“ پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں اور اس قول کی قسم کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں آپ ﷺ ان سے منہ موڑ لیجئے اور فرما دیجئے کہ تم کو سلام ہے پس ان کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دو ٹوک جواب سنا کہ جو لوگ ایمان نہیں لاتے یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور اس کی اطاعت نہیں کرتے آپ ﷺ کو ان سے منہ موڑنے کا حکم ہے رسول ﷺ نے لوگوں کے بارے میں قسم کھائی کہ یہ لوگ ایمان نہیں لانے والے۔ تو جواب میں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ایسے لوگوں سے منہ موڑ لیجئے اور کہہ دیجئے۔ کہ تم کو سلام ہے جلد ہی تمہیں سب پتہ چل جائے گا۔

﴿ سورہ ص - آیات 86 تا 88 - پارہ 23

آپ ﷺ کہہ دیجئے۔ کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کچھ نہیں مانگتا نہ ہی میں تکلف کر رہا ہوں یہ قرآن تو تمام دنیا والوں کیلئے ایک نصیحت ہے کچھ مدت بعد تمہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے نبی ﷺ کا دو ٹوک جواب سنا کہ مجھے اس قرآن کی تبلیغ کے بدلے میں کچھ نہیں چاہیے نہ ہی میں کوئی تکلف کرنے والا ہوں یہ قرآن پاک تو تمام دنیا والوں کیلئے ایک نصیحت ہے کچھ مدت بعد تمہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا۔

﴿ سورہ انعام - آیت 57 تا 58 - پارہ 7

آپ ﷺ کہیے کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پر ہوں جسے تم نے جھٹلا دیا ہے اور جس کی تم جلدی کر رہے ہو وہ عذاب میرے پاس نہیں ہے۔ حکم تو صرف اللہ تعالیٰ کا ہی چلتا ہے جو سچ بیان کرتا ہے۔ اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ اگر وہ میرے پاس ہوتا جس کی تم جلدی کر رہے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ ظالموں یعنی فرقہ پرستوں سے خطاب کر رہے ہیں۔

آپ نے نبی کریم ﷺ کا دو ٹوک جواب سنا کہ میں تو واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر قائم ہوں اور قرآن پاک پر قائم نہ رہنے والوں کے لئے نبی ﷺ کا دو ٹوک جواب یہ ہے چونکہ تو نے اس سچ کو جھٹلا دیا ہے میرے پاس تمہیں عذاب دینے کا اختیار نہیں ہے جس عذاب کی تمہیں جلدی ہے اگر میرے پاس وہ اختیار ہوتا تو تم پر آچکا ہوتا حکم تو صرف اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

﴿ سورہ نجم - آیات 29 تا 30 - پارہ 27

پس اس سے منہ پھیر لیں۔ جو ہماری نصیحت سے پھر جائے۔ جو دنیا کی زندگی کے سوا کچھ نہیں چاہتے۔ ان کے علم کی رسائی بس اتنی سی ہے۔ بلاشبہ آپ ﷺ کا رب ہی خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستے گمراہ ہو گیا ہے اور کون سیدھے راستے پر ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے قرآن پاک سے پھر جانے والے یعنی فرقے بنانے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کا دو ٹوک جواب سن لیا کہ آپ ﷺ بھی ایسے لوگوں سے منہ موڑ لیجئے قرآن سے پھر جانے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو بھی منہ موڑنے کا حکم دیدیا ہے۔

سورہ زمر - آیات 53 تا 62 - پارہ 24

آپ ﷺ کہہ دو! اے میرے بندوں یعنی غلاموں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کر لو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔ اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔ اور میں تو اللہ تعالیٰ کے حق میں شامل تھا۔ یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔ کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آچکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین و حضرات

ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہم کو سناتے ہیں۔ کہ اے میرے غلاموں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کر لو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔ اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔ اور میں تو اللہ تعالیٰ کے حق میں شامل تھا۔ یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔

ان کے جواب میں پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آچکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا یعنی فرقے پرستوں میں سے تھا۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین و حضرات!

اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے کا مطلب ہے قرآن پاک سے رجوع کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا مطلب ہے قرآن پاک کی فرمانبرداری کرنا۔ قیامت والے دن فرقے پرستوں کے منہ کالے ہوں گے۔

سورہ نبی اسرائیل - آیت 86 - پارہ 15

اور اگر ہم چاہیں تو جو کچھ ہم نے آپ کی طرف وحی کیا ہے اس کو واپس لے لیں پھر تم اس کیلئے ہمارے مقابلے میں کسی کو وکیل نہ پاؤ۔

خواتین و حضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے بات کر رہے ہیں۔ اور قیامت تک آنے والے لوگوں کو اپنی خود مختاری دکھا رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ہم آپ ﷺ کی طرف نازل کردہ وحی کو واپس لے لیں تو پیغمبر کے پاس ایسا کوئی وکیل نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر آسکے اور اس سلسلے کیلئے کچھ کر سکیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی وکیل بھی نہیں ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی بھی وکیل نہیں بن سکتا۔

سورہ نبی اسرائیل - آیت 53 تا 54 - پارہ 15

اور میرے غلاموں سے کہہ دیجئے۔ کہ وہ بات کہا کریں جو بہت ہی عمدہ ہو۔ بیشک شیطان ان کے درمیان فساد ڈال دیتا ہے یقیناً شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے تمہارا رب علم رکھتا ہے اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر وہ چاہے تو تمہیں عذاب دے اور ہم نے آپ ﷺ کو ان لوگوں پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا علم رکھتا ہے کہ کس پر رحم کرنا چاہیے اور کس کو عذاب دینا چاہیے اور آپ ﷺ لوگوں کے وکیل

نہیں ہیں۔

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا اس نے کہا کہ میں اس کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا کہنے لگا دیکھ تو کیا یہی وہ شخص ہے جس کو تو نے مجھ پر عزت دی اگر تو قیامت کے دن تک مجھے مہلت دے تو بس چند ایک کے سوا اس کی تمام اولاد کو جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ جا جو ان میں سے تیری اطاعت کریں گے تو بے شک دوزخ تم سب کی بھرپور سزا ہے اور ان میں سے جس پر تیرا بس چلے اس کو اپنی آواز سے بہکا لے اور ان پر سوار اور اپنے پیادے چڑھا اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہوتا رہے اور ان سے وعدے کرتا رہے اور جو وعدے شیطان ان سے کرتا ہے وہ سب دھوکہ ہے بے شک میرے غلاموں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا اور تیرا رب وکیل ہونے کیلئے کافی ہے۔ تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو بے شک وہ تم پر بڑا مہربان ہے اور جب سمندر میں تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ کے سوا جس کسی کو تم پکارتے ہو وہ تمہیں بھول جاتا ہے پھر جب وہ خشکی کی طرف بچا کر لاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو۔ اور انسان بڑا ناشکر ہے کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے کہ تمہیں خشکی کی جانب لا کر زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسائے والی آندھی بھیجے پھر تم اپنے لئے کوئی وکیل نہ پاؤ یا تم بے خوف ہو گئے کہ وہ تمہیں سمندر میں دوبارہ لے جائے پھر تم پر ہوا کا سخت طوفان بھیج دے پھر تمہیں نافرمانی کے بدلے میں عرق کر دے پھر تم اپنے لئے اس بات پر ہمارا کوئی پیچھا کرنے والا نہ پاؤ۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ شیطان سے کہہ رہے ہیں۔ میرے غلاموں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔ تیرا زور صرف ان پر چلے گا۔ جو تیری اطاعت کریں گے۔ جو میری اطاعت کریں گے ان پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔ کیونکہ وہ صرف میری ستمیں گے۔ اور تیرا رب وکیل ہونے کے لیے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے۔ جو اپنی نافرمانی کے بدلے میں عذاب دے۔ تو کوئی اللہ تعالیٰ کا پیچھا نہیں کر سکتا۔ یعنی اس بات کے لیے لوگوں کے پاس کوئی وکیل نہیں ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے پوچھ سکے۔ کہ لوگوں کو کیوں عذاب دیا گیا۔

احاطہ کتاب

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام پاک ہے یعنی قرآن پاک ہے۔ اور وہ لوگ پاک ہیں۔ جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک پر عمل کریں گے۔ اس طرح اپنی اصلاح کر کے گمراہی سے نکل کر پرہیزگار بن جائیں گے۔ اور جو قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نہیں نکلیں گے وہ ناپاک لوگ ہیں۔ اس بات کو میں فرعون کی مثال سے ثابت کرنا چاہوں گی۔ جس طرح فرعون تورات کے زریعے پاک نہ ہوا اور گمراہ ہی رہا۔ البتہ اُس نے مرتے وقت ایمان کا مطالبہ کیا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے رد کر دیا۔ آئیں اس بات کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں

جو لوگ قرآن پاک کی حدود سے واقف نہیں۔ وہ ناپاک ہیں۔ یعنی پرہیزگار نہیں۔

﴿سورہ توبہ آیات 95 تا 97 پارہ 11﴾

عن قریب وہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔ جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔ تاکہ تم ان سے درگزر کرو۔ بس تم ان سے درگزر رہی کرو۔ بے شک وہ ناپاک ہیں۔ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔ کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں سے ہرگز راضی نہیں ہوگا۔ دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔ اور اسی لائق ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔ اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ دیہاتی اور ان پڑھ لوگوں کی بات کر رہے ہیں۔ عن قریب وہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔ جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔ تاکہ تم ان سے درگزر کرو۔ بس تم ان سے درگزر رہی کرو۔ بے شک

وہ ناپاک ہیں۔ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔ کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں سے ہرگز راضی نہیں ہوگا
 دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔ اور اسی لائق ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔ اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو لوگ قرآن پاک کی حدود سے واقف نہ ہوں۔ وہ ناپاک ہیں۔ میرا آپ سے سوال ہے۔ کہ کیا نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست قرآن پاک کی حدود سے واقف ہیں۔ بیشک دونوں ناپاک ہیں۔

﴿ سورہ نازعات آیات 15 تا 19 پارہ 30 ﴾

کیا آپ کو موسیٰؑ کی خبر پہنچی ہے۔ جب ان کے رب نے ان کو طوبیٰ کی مقدس وادی میں پکارا۔ کہ فرعون کے پاس جاؤ۔ بے شک اس نے سرکشی کی ہے۔ پھر کہو کیا تو پاک ہونا چاہتا ہے۔ اور میں تجھے رب کی ہدایت دوں تاکہ تو ڈرے۔
 خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے کہا کہ فرعون کے پاس جاؤ۔ جو سرکش ہو رہا ہے۔ اور اُس سے پوچھو کہ کیا تو چاہتا ہے کیا تو پاک ہو جائے۔ یعنی اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہے۔ جس کے لیے تجھے ہدایت یعنی تورات دوں۔ تاکہ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

﴿ سورہ اعراف آیات 120 تا 126 پارہ 9 ﴾

اور تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ وہ بولے کہ ہم تمام جہانوں کے رب پر ایمان لائے۔ جو موسیٰؑ اور ہاروں کا رب ہے۔ فرعون نے کہا۔ کہ تم میری اجازت سے پہلے ایمان لے آئے۔ اور یہ تو ایک چال ہے جو انہوں نے اس شہر میں اس کے لیے چلی ہے۔ تاکہ اس میں رہنے والوں کو یہاں سے نکال دے۔ سو تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا۔ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالوں گا۔ پھر تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا۔ وہ کہنے لگے۔ بے شک ہم سب تو اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔ کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔ جب وہ ہمارے پاس آئیں۔ اے ہمارے رب ہمیں صبر عطا کر۔ اور ہمیں مسلم کی حالت میں موت دے۔
 خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان کا مطلب واضح کیا گیا ہے۔ کہ جادوگر اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لائے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی فرما برداری کی حالت میں مرنے کی دعا مانگی۔ یعنی مسلم کی حالت میں موت مانگی۔
 خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان کا مطلب واضح کیا گیا ہے۔ کہ جادوگر اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لائے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی فرما برداری کی حالت میں مرنے کی دعا مانگی۔

﴿ سورہ یونس آیات 90 تا 91 پارہ 11 ﴾

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا۔ پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور زیادتی سے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ فرعون ڈوبنے لگا۔ تو اس نے کہا۔ کہ میں ایمان لاتا ہوں۔ کہ اُس زات کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اور میں فرما برداروں میں سے ہوں یعنی مسلم ہوں۔ اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانوں میں سے تھا۔ اور فساد کرنے والوں میں سے تھا۔
 خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون ڈوبتے وقت اسلام لا رہا ہے یعنی مسلم بن رہا ہے۔ مگر اس کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں کیا۔ کیونکہ وہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا۔

﴿ سورہ یونس آیت 84 پارہ 11 ﴾

اور موسیٰؑ نے کہا۔ اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔ تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔ اگر تم مسلم ہو۔ یعنی اگر تم فرما بردار ہو۔
 خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ موسیٰؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں۔ اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔ تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی فرما بردار ہو۔ یعنی مسلم ہو۔

﴿سورہ زخرف آیات 66 تا 69 پارہ 25﴾

جو لوگ قیامت کے انتظار میں ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اور ان کو خبر تک نہ ہو۔ اس دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔ سوائے پرہیزگاروں کے۔ اے میرے غلاموں آج تمہیں کوئی خوف نہیں ہے اور نہ تم غمگین ہوگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور مسلم بن کر رہے۔
خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن پرہیزگاروں سے کہے گا اے میرے غلاموں آج تمہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ پریشانی ہوگی یہ وہ لوگ ہیں۔ جو ایمان لائے یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی اور فرمانبردار بن کر رہے۔

آپ نے غور کیا کہ قرآن پاک کے فرمانبردار کو ایمان والا کہا جاتا ہے۔ یعنی مسلم کو ایمان والا کہا جاتا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے غلام ہیں اور پرہیزگار ہیں بس ثابت ہوا کہ قرآن پاک کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنے والے کو ایمان والا کہا جاتا ہے۔ اور پرہیزگار کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ پاک لوگ ہیں۔

﴿سورہ انعام آیات 154 تا 157 پارہ 8﴾

پھر ہم نے موسیٰ کو ایسی کتاب دی۔ جو احسان کرنے والوں کے لیے مکمل تھی۔ اور اُس میں ہر بات کی تفصیل تھی۔ اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ لوگ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں اور یہ کتاب جو ہم نے نازل کی ہے۔ بڑی بابرکت ہے۔ لہذا اس کی اطاعت کرو۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے ڈرتے رہو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ بیشک یہ کتاب اس لیے نازل کی گئی ہے۔ تاکہ تم یہ نہ کہہ سکو۔ کہ کتاب تو ہم سے پہلے کے دو گروہوں [یہود اور نصاریٰ] پر ہی نازل کی گئی تھی۔ اور ہم تو ان کے پڑھنے سے بے خبر تھے۔ یا یہ کہنے لگو۔ اگر کتاب ہم پر نازل کی جاتی۔ تو ہم یقیناً ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے۔ تو اب تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک واضح دلیل ہدایت اور رحمت آچکی ہے۔ پھر اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے۔ اور ان سے منہ موڑے۔ جو لوگ ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں۔ انہیں ہم ان کے اس عمل کی بہت بُری سزا دیں گے۔ اس لیے کہ وہ ہماری آیات سے منہ موڑتے تھے۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو ظالم کہہ رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں اور ان سے منہ موڑتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ اس عمل کی بہت بُری سزا دیں گے۔ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات سے منہ موڑتے تھے۔

خواتین و حضرات

جس طرح تورات ایک مکمل کتاب تھی اور احسان کرنے والوں کے لیے تھی اسی طرح قرآن پاک بھی ایک مکمل کتاب ہے۔ اور احسان کرنے والوں کے لیے ہے۔ اور قیامت تک کے لوگوں کے لیے ہے اب کوئی یہ بہانہ نہیں کر سکتا کہ اگر ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب ہوتی تو ہم بہت ہدایت یافتہ ہوتے یا کہتے کہ ہمیں کیا پتہ کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کیا لکھا ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اب تمہارے سارے بہانے ختم۔ اللہ تعالیٰ کی طرف اس واضح دلیل ہدایت اور رحمت آچکی ہے۔ اب جو اس سے منہ موڑے گا وہ سب سے بڑا ظالم ہوگا۔ انہیں اس عمل کی بہت بُری سزا مل کر رہے گی۔

خواتین و حضرات

واضح دلیل ، ہدایت اور رحمت قرآن پاک کو کہتے ہیں اور یہ قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔

﴿سورہ اعراف آیت 156 پارہ 9﴾

اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی بھلائی لکھ دے۔ بے شک ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ کہ میں اپنا عذاب جس کو چاہتا ہوں۔ اس پر نازل کرتا ہوں۔ اور میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔ میں بھلائی کو اس کے لیے لکھ دوں گا۔ جو پرہیزگاری کرتے ہیں۔ اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰؑ کی دعا کا جواب دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ میں اپنا عذاب جس کو چاہتا ہوں۔ اس پر نازل کرتا ہوں۔ اور میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔ میں بھلائی کو اس کے لیے لکھ دوں گا۔ جو پرہیزگاری کرتے ہیں۔ اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

﴿سورہ حج آیات 37 تا 44 پارہ 17﴾

اللہ تعالیٰ کو تمہارا گوشت ہرگز نہیں پہنچتا۔ اور نہ ان کو خون۔ بلکہ اس تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ اس طرح اس نے تمہارے لیے تابع کر دیا ہے۔ تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو۔ اس ہدایت پر جو اس نے تم دی۔ اور احسان کرنے والوں کو خوش خبری دیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ مدافعت کرتا ہے۔ ان لوگوں کی طرف سے جو ایمان لائے۔ بیشک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والے کا فر کو پسند نہیں کرتا۔ ان کو جن سے لڑائی کی اجازت دی گئی۔ اس لیے کہ ان پر ظلم کیا گیا۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ جن کو ان کے گھر سے ناحق نکالا گیا۔ صرف اس بات پر کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے ہٹاتا نہ رہتا۔ تو خانقاہیں گرے اور عبادت خانے اور مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور یقیناً جو کوئی اللہ تعالیٰ کی مدد کریگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کریگا۔ بیشک اللہ

تعالیٰ بڑا طاقت ور غالب ہے۔ کہ اگر ہم مومنوں کو زمین میں قوت دے دیں۔ تو یہ نماز قائم کریں۔ اور زکوٰۃ دیں۔ نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں۔ اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اور اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے نوح کی قوم عا اور شمود کی قوم اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم جھٹلا چکی ہے۔ اور موسیٰؑ کو بھی جھٹلایا گیا۔ پہلے میں نے کافروں کو مہلت دی پھر ان کو پکڑ لیا۔ پھر میرا عذاب کیسا تھا۔
خواتین و حضرات!

آج بھی قرآن پاک کی بات کرنے والے یعنی جو لوگ اپنے رب کو مانتے ہیں۔ فرقہ پرست زبردستی انہیں فرقے بنانے کے لیے مجبور کرتے ہیں۔ یہ کافر اللہ تعالیٰ کے ساتھ خیانت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے لڑائی کی اجازت دیتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ مدافعت کرتا ہے۔ ان لوگوں کی طرف سے جو ایمان لائے۔ یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے ہیں۔ اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ یقیناً جو کوئی اللہ تعالیٰ کی مدد کریگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کریگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا طاقت ور غالب ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ مومنوں کو زمین میں قوت دے دیں۔ تو یہ نماز قائم کریں۔ اور زکوٰۃ دیں۔ نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں۔ اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اور اگر یہ لوگ یعنی فرقہ پرست آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے نوح کی قوم عا اور شمود کی قوم اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم جھٹلا چکی ہے۔ اور موسیٰؑ کو بھی جھٹلایا گیا۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے کافروں کو مہلت دی پھر ان کو پکڑ لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب کیسا تھا۔

فرقہ پرست خود کو پاک سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ہر فرقے نے تشریح کی آڑ میں اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آنے والا ہے۔ یعنی وہ عذاب آنے والا ہے۔ جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر آیا تھا۔ جنہوں نے مچھلیوں کا شکار بظاہر تو نہیں کیا تھا۔ مگر راستے میں کھڈے بنا کر جگاڈ لگا کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔ اسی طرح رسول ﷺ کی امت بھی بظاہر قرآن پاک کو ماننے کا دعویٰ کرتی ہے۔ مگر احادیث کا جگاڈ لگا کر راویوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔ حالانکہ ان کے مقابلے میں پورے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ابراہیم کے ساتھیوں کی بات کرتے ہیں۔ اور ہمیں ان کی اطاعت کا حکم دیتے ہیں۔ اس کے لیے میری کتاب نمبر 10 دیکھیں۔ دین اسلام کا اسوہ حسنہ کیا ہے

﴿سورہ نساء۔ آیات 47-50﴾ پارہ 5

اے لوگو جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ ایمان لاؤ۔ جو کتاب ہم نے نازل کی ہے جو ان سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے۔ اس سے پہلے ایمان لے آؤ کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کر تمہاری پشت کی طرف پھیر دیں یا ان پر لعنت بھیج دیں۔ جس طرح ہم نے اصحاب سبت پر لعنت بھیج دی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہونے والا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں کرے گا۔ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا جو گناہ وہ چاہے گا وہ معاف کر دے گا۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا۔ اُس نے بہت بڑا جھوٹ بنا لیا۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاک سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے پاک کرے۔ کسی پر دھاگے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ دیکھیے کس طرح اللہ تعالیٰ پر یہ لوگ جھوٹ بنا رہے ہیں۔ اور واضح گناہ ہونے کے لیے تو یہی کافی ہے۔
خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پر ایمان لانے کی بات ہمارے ساتھ کر رہے ہیں اور تمام کتاب والوں سے بھی کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب ہے قرآن کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا یعنی اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ایمان لاؤ یعنی! قرآن پاک کے سچ کو مان لو اور اس کی اطاعت کرو جو ان سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے۔ اس سے پہلے ایمان لے آؤ کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کر تمہاری پشت کی طرف پھیر دیں یا تم پر اس طرح لعنت بھیج دیں۔ جس طرح ہم نے اصحاب سبت پر لعنت بھیج دی تھی اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہونے والا ہے۔
اس سے پہلے کہ میرا تم پر عذاب آجائے یا تم پر اس طرح لعنت بھیج دوں۔ جس طرح ہم نے اصحاب سبت پر لعنت بھیج دی تھی میں تمہارے منہ لٹے پھیر کر پشت کی طرف کر دوں یا اس طرح کا عذاب دوں جس طرح سبت والوں کو بندرا اور سور بنا دیا گیا تھا۔

ان کے چہرے بدل دیے گئے اسی طرح تمہارے منہ لٹے پھیر دوں گا اس سے پہلے قرآن پر ایمان لے آؤ یعنی قرآن کو سچ مان لو اور اس کی اطاعت کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں کرے گا۔ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا جو گناہ وہ چاہے گا وہ معاف کر دے گا۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا۔ اُس نے بہت بڑا جھوٹ بنا لیا۔

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاک سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے پاک کرے۔ کسی پر دھاگے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا دیکھیے کس طرح اللہ تعالیٰ پر یہ لوگ جھوٹ بنا رہے ہیں۔ اور واضح گناہ ہونے کے لیے تو یہی کافی ہے۔

فرقہ پرست ہر وقت ماڈرن مردوں اور عورتوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ ہر گناہ معاف کر دیں گے۔ یعنی ثابت ہوا کہ فرقہ پرستوں کی جان بخشی ہرگز نہیں ہوگی۔ کیونکہ ان کا واضح گناہ یعنی تفسیر یعنی جھوٹ بطور ثبوت کافی ہے۔